فرقہ خوارج پر فرقہ اہل سنت کا اضطراب

اہل سنت میں خوارج کے حوالے سے سخت خلجان پایا جاتا ہے — ہر صدی میں ان کے حوالے سے نت نئے خیالات کا اظہار کتب اہل سنت میں ملتا ہے — عصر حاضر کے دہشت گردوں کو بھی خوارج کہا جانے لگا ہے - اصل خوارج کا اصحاب رسول سے عقائد میں کوئی اختلاف نہیں تھا محض معاملات پر تھا لیکن یہ اختلاف بڑھ کر قتال تک چلا گیا تھا — اس وجہ سے اصحاب رسول نے کبھی بھی خوارج کی تکفیر نہیں کی

خوارج کے خلاف بے محل روایات کا استعمال

اہل سنت کے علماء نے خوارج پر ان روایات کا بھی اطلاق کر دیا ہے جو ان سے متعلق سرے سی تھی ہی نہیں — خوارج کافر نہیں تھے تاویل کی غلطی پر تھے اور اس میں انہوں نے کفر نہیں کیا تھا اجتہادی غلطی کی تھی- اس بنا پر فقہا اور متکلمین نے خوارج کو کافر نہیں کہا

البتہ عصر حاضر میں بعض روایات ان کو ان پر چسپاں کر دیا جاتا ہے جو نجدیوں سے متعلق تھیں — نجد مدینہ کے مشرق میں ہے اور ازد عمان بھی — خوارج اول محکمہ کی جڑ مصر میں تھے وہاں سے یہ لوگ شمال میں عراق میں منتقل ہوئے اور کوفہ کے ایک محلّہ الحرویہ سے نکلے - خوارج الحکمہ یا الحرویہ دور علی کے لوگ ہیں نہ کہ قرب قیامت کے - لیکن یوسف ربانی نے کتاب حرمت مسلم اور مسئلہ تکفیر میں نجدیوں کو بچانے کے لئے ذوالخویصرہ التمیمی سے متعلق روایت کو خوارج پر لگا دیا ہے — بنو تمیم کی نسل آجکل نجد میں آباد ہے اور وہاں

کے ایک شخص ذو الخویصرہ التمیمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبر کیا اور فرمایا اس کی نسل کے لوگ دین میں فساد برپا کریں گے ۔ظاہر ہے ۱۰ یا ۲۰ سال میں نسل نہیں بنتی جو ایک فسادی قوم بن سکے

فتنۂ خوارج......عہدِ رسالت میں:

فتنۂ خوارج کا آغاز نبی کریم ﷺ کی حیاتِ مبارکہ میں ہی ہوگیا تھا، جب بنوتمیم کے ''ذوالخویصرہ'' نامی شخص نے نبی کریم ﷺ کے فیصلے پر طعنہ زنی کرتے ہوئے گستاخی کا ارتکاب کیا، تو یہیں سے فکرِ خوارج نے جنم لیا، یہی شخص خوارج کی فکر و روش کا بانی ہے اور اسی فکر و فتنۂ خوارج نے بعد ازاں امتِ مسلمہ میں انتشار و افتراق پیدا کیا۔

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ ذَاتَ يَوْمٍ قِسْمًا فَقَالَ ذُوالْخُوَيْصِرَةِ: رَجُلٌ مِّنْ بَنِي تَمِيمٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اعْدِلْ، قَالَ: وَيْلَكَ،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَنْ يَّعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ؟ فَقَالَ عُمَرُ: ائْذَنْ لِي فَلَأَضْرِبْ عُنُقَهُ، قَالَ: لَا، إِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ، وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمُرُوْقِ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ)) [بخاري، كتاب الأدب، باب ما جاء في قول الرجل ويلك : ٦١٦٣]

''ایک روز نبی کریم ﷺ ہمارے درمیان مالِ غنیمت تقسیم فرما رہے تھے تو بنوتمیم کے ''ذوالخویصرہ'' نامی شخص نے کہا: یا رسول اللہ! انصاف کیجیے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیرے لیے بربادی ہو! اگر میں انصاف نہیں کروں گا تو اور کون انصاف کرے گا؟ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: مجھے اجازت دیجیے کہ میں اس کی گردن اڑا دوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، اس کے ایسے ساتھی ہوں گے کہ ان کی نمازوں کے مقابلے میں اپنی نمازوں کو اور روزوں کے مقابلے میں اپنے روزوں کو معمولی سمجھو گے، وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار کے آر پار نکل جاتا ہے۔''

فتنۂ خوارج، احادیث کی روشنی میں:

① سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« يَأْتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ حُدَثَاءُ الْأَسْنَانِ، سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ، يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ، يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، لَا يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ، فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ » [بخاري، كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام: ٣٦١١]

''آخر زمانے میں ایسے لوگ ظاہر ہوں گے جو کم عمر اور عقل وفکر سے کورے ہوں گے، وہ بظاہر لوگوں سے اچھی باتیں کریں گے مگر دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکلتا ہے،ان کا ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، پس (دوران جنگ) جہاں بھی ان سے سامنا ہو انھیں قتل کر دیا جائے، کیونکہ ان کا قتل کرنا قیامت کے دن باعث اجر وثواب ہے۔''

اب تاریخی غلطی ملاحظہ کریں۔ یوسف ربانی کتاب حرمت مسلم میں ذکر کرتے ہیں

امام ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ فَقَالَ: ابْنُ ذِي الْخُوَيْصِرَةِ التَّمِيمِيُّ وَهُوَ حَرْقُوصُ ابْنُ زُهَيْرٍ أَصْلُ الْخَوَارِجِ " [فتح الباري : ٢٩٢/١٢ - الإصابة في تمييز الصحابة : ٤٩/٢]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''عبدالرزاق سے مروی ہے کہ'' ابن ذی الخویصرہ التمیمی '' کا اصل نام'' حرقوص بن زہیر'' ہے، یہی خوارج کا بانی ہے۔

طاہر القادری لکھتے ہیں

۲۔ حافظ ابنِ حجر عسقلانی فتح الباری میں لکھتے ہیں کہ اِسی ذو الخویصرہ تمیمی کا ہم خیال گروہ ہی بعد ازاں خوارج کی صورت میں ظاہر ہوا تھا۔

عن عبد الرزاق فقال: ذی الخویصرة التمیمی وهو حرقوص بن زهیر، أصل الخوارج.[1]

''عبد الرزاق سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: ذو الخویصرہ تمیمی کا اصل نام حرقوص بن زہیر تھا اور وہ خوارج کا بانی تھا۔''

۳۔ حافظ ابنِ حجر عسقلانی نے ''الإصابة فی تمییز الصحابة (۲: ۴۹)'' میں بھی یہی تحقیق بیان کی ہے۔

راقم کہتا ہے اس تحقیق کا نہ سر ہے نہ پیر ہے۔ ذی الخویصرہ کی نسل تو ابھی بنی بھی نہیں نہ کسی نے حرقوص کو تمیم کا قرار دیا ہے۔ اصل میں حرقوص بن زہیر نام کا ایک شخص علی رضی اللہ عنہ کے خلاف تھا اور اس کا قتل ہوا۔

سنن ابو داود کی روایت ہے

حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: إِنْ كَانَ ذَلِكَ الْمُخْدَجُ لَمَعَنَا يَوْمَئِذٍ فِي الْمَسْجِدِ، نُجَالِسُهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَكَانَ فَقِيرًا، وَرَأَيْتُهُ مَعَ الْمَسَاكِينِ يَشْهَدُ طَعَامَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلاَم مَعَ النَّاسِ وَقَدْ كَسَوْتُهُ بُرْنُسًا لِي.

قَالَ أَبُو مَرْيَمَ: وَكَانَ الْمُخْدَجُ يُسَمَّى نَافِعًا ذَا الثُّدَيَّةِ، وَكَانَ فِي يَدِهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ، عَلَى رَأْسِهِ حَلَمَةٌ مِثْلُ حَلَمَةِ الثَّدْيِ، عَلَيْهِ شُعَيْرَاتٌ مِثْلُ سِبَالَةِ السِّنَّوْرِ.

[قَالَ أَبُو دَاوُد: وَهُوَ عِنْدَ النَّاسِ اسْمُهُ حَرْقُوسُ] ۔

تخريج: تفرد به أبو داود، (تحفة الأشراف: ١٠٣٣٣) (ضعيف الإسناد) *

اِبی مریم قیس الثقفی المدائنی کہتے ہیں کہ یہ مخدج (لنجا) مسجد میں اس دن ہمارے ساتھ تھا ہم اس کے ساتھ رات دن بیٹھا کرتے تھے، وہ فقیر تھا، میں نے اسے دیکھا کہ وہ مسکینوں کے ساتھ آکر علی رضی اللہ عنہ کے کھانے پر لوگوں کے ساتھ شریک ہوتا تھا اور میں نے

اسے اپنا ایک کپڑا دیا تھا۔ ابو مریم کہتے ہیں: لوگ مخدج (لنجے) کو نافع ذوالثدیہ (پستان والا) کا نام دیتے تھے، اس کے ہاتھ میں عورت کے پستان کی طرح گوشت ابھرا ہوا تھا، اس کے سرے پر ایک گھنڈی تھی جیسے پستان میں ہوتی ہے اس پر بلی کی مونچھوں کی طرح چھوٹے چھوٹے بال تھے۔ ابوداود کہتے ہیں: لوگوں کے نزدیک اس کا نام حرقوس تھا۔

البلاذری الأنساب میں کہتے ہیں نہروان میں حرقوص بن زھیر کا قتل ہوا- لہٰذا پہلا خیال یہ اتا ہے کہ اس روایت میں حَرْقُوسُ غلط ہے کتابت کی غلطی ہے لیکن مزید تحقیق سے معلوم ہوا کہ یہ نام مسلسل حَرْقُوسُ لکھا گیا ہے دیگر کتب میں بھی — یہ کوئی فرضی کردار ہے یا حقیقی ہے یہ بھی نہیں پتا — مسند ابی یعلی کی روایت ہے

هَذَا حُرْقُوسٌ وَأُمُّهُ هَاهُنَا، قَالَ: فَأَرْسَلَ عَلِيٌّ إِلَى أُمِّهِ فَقَالَ لَهَا: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَتْ: مَا أَدْرِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ أَرْعَى غَنَمًا لِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ بِالرَّبَذَةِ، فَغَشِيَنِي شَيْءٌ كَهَيْئَةِ الظُّلَّةِ فَحَمَلْتُ مِنْهُ فَوَلَدْتُ هَذَا

لوگوں نے کہا یہ حُرْقُوسٌ ہے اس کی ماں ادھر کی ہے پس علی نے اس کی ماں کے پاس بھیجا اور پوچھا یہ حُرْقُوسٌ کیا شی ہے؟ بولی مجھے نہیں پتا امیر الْمُؤْمِنِينَ سوائے اس کے کہ ایام جاہلیت میں میں زبدہ میں بکریاں چرا رہی تھی کہ غشی آ گئی اور ایک سایہ کی طرح چیز سے میں حاملہ ہوئی اور اس کو جنا

یہ حُرْقُوسٌ کسی جن یا شیطان کی نسل تھی یا ابن ذی الخویصرہ کی؟

صحیح بخاری کی روایت اپنے متن میں صحیح ہے البتہ یہ خوارج جو علی رضی اللہ عنہ سے لڑے ان سے متعلق نہیں ہے- یہ سلفی اور دیوبندی حربی تنظیموں القاعدہ، طالبان، اور داعش سے متعلق ہے جو محدثین کے منہج پر گناہ کبیرہ کے مرتکب کو کفار کہتے ہیں

صحیح بخاری کی حدیث ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَأَنْ أَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ عَلَيْهِ، وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ، فَإِنَّ الحَرْبَ خَدْعَةٌ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: «يَأْتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ، حُدَثَاءُ [ص:201] الأَسْنَانِ، سُفَهَاءُ الأَحْلاَمِ، يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ البَرِيَّةِ، يَمْرُقُونَ مِنَ الإِسْلاَمِ كَمَا

يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، لاَ يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ، فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ، فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ القِيَامَةِ»

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا، کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی، کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا، ان سے خیثمہ بن عبدالرحمٰن کوفی نے، ان سے سوید بن غفلہ نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخری زمانہ میں ایک قوم پیدا ہو گی نوجوانوں اور کم عقلوں کی۔ یہ لوگ ایسا بہترین کلام پڑھیں گے جو بہترین خلق کا (پیغمبر کا) ہے یا ایسا کلام پڑھیں گے جو سارے خلق کے کلاموں سے افضل ہے۔ (یعنی حدیث یا آیت پڑھیں گے اس سے سند لائیں گے) لیکن اسلام سے وہ اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار کو پار کر کے نکل جاتا ہے ان کا ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا تم انہیں جہاں بھی پاؤ قتل کر دو۔ کیونکہ ان کا قتل قیامت میں اس شخص کے لیے باعث اجر ہو گا جو انہیں قتل کر دے گا

خوارج عاد و ثمود ہیں؟

صحیح بخاری میں روایت ہے جس میں ایک شخص عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ذِي الخُوَيْصِرَةِ التَّمِيمِيُّ آتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تقسیم مال پر جرح کرتا ہے –اپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اس کی نسل میں سے ایک قوم نکلے گی جو دین سے ایسا نکلے گی جیسے تیر کمان سے

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا، کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے بیان کیا، کہا ہم کو معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف نے اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تقسیم فرما رہے تھے کہ عبداللہ بن ذی الخویصرہ تمیمی آیا اور کہا: یا رسول اللہ! انصاف کیجئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ افسوس اگر میں انصاف نہیں کروں گا تو اور کون کرے گا۔ اس پر عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے اجازت دیجئیے کہ میں اس کی گردن مار دوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں اس کے کچھ ایسے ساتھی ہوں گے کہ ان کی نماز اور روزے کے سامنے تم اپنی نماز اور روزے کو حقیر سمجھو گے لیکن وہ دین سے اس طرح باہر ہو جائیں گے جس طرح تیر جانور میں سے باہر نکل جاتا ہے۔ تیر کے پر کو دیکھا جائے لیکن اس پر کوئی نشان نہیں

راوی کہتا ہے وَأَظُنُّهُ قَالَ: «لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُودَ میں گمان کرتا ہوں انہوں نے کہا میں ان کو پاتا تو ثمود کی طرح قتل کرتا بعض اوقات راویوں نے قوم عاد کے الفاظ استعمال کیے ہیں - یہ الفاظ بہت شدید ہیں ــ لیکن اس روایت پر عبداللہ بن زبیر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم عمل نہیں کرتے وہ خوارج کو حج کرنے دیتے ہیں ان کے سوالات کے جواب دیتے ہیں یہاں تک کہ امام بخاری جو اس روایت کو نقل کر رہے ہیں وہ خوارج سے روایت لیتے ہیں صحیح میں لکھتے ہیں - ظاہر ہے عبداللہ بن ذی الخویصرہ تمیمی کی نسل تو علی رضی اللہ عنہ کے دور میں قوم بنی بھی نہیں ہو گی - اس سے بھی ظاہر ہے کہ یہ قرن اول میں نہیں ہو گا - **طاہر القادری علماء کے اقوال** نقل کرتے ہیں

خوارِج کے بارے میں فرامینِ رسول ﷺ ﴿141﴾

''قومِ ثمود کی طرح قتل'' کرنے کے الفاظ ہیں۔ اس کا معنی یہ ہے کہ اگر آپ ﷺ انہیں پا لیتے تو (اُن کے خلاف کارروائی کر کے) ہر صورت ان کا قتلِ عام فرماتے کہ ایک وقت میں ان میں سے کسی کو زندہ نہ چھوڑتے۔ ان میں سے کسی کے قتل کو مؤخر فرماتے نہ ان میں سے کسی کو مہلت دیتے جیسا کہ اللہ رب العزت نے قومِ عاد کے ساتھ کیا کہ انہیں شدید ہوا کے ذریعے ہلاک کر دیا اور قومِ ثمود کے ساتھ یہ کیا کہ انہیں سخت آواز کے ذریعے تباہ و برباد کر دیا۔''

امام ابو العباس القرطبی سے پہلے یہی معنی اور حکمت امام نوویؒ المنہاج (شرح صحیح مسلم) میں بیان فرما چکے ہیں۔ آپ نے لکھا ہے:

قوله ﷺ: ''لئن أدركتهم لأقتلنهم قتل عاد.'' أى قتلاً عاماً مستأصلاً كما قال تعالى: ﴿فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْ بَاقِيَةٍ﴾. (1)

''آپ ﷺ کے ارشادِ گرامی ''اگر میں انہیں پا لوں تو قومِ عاد کی طرح ضرور بالضرور اُنہیں قتل کر کے کلیتاً ختم کر دوں گا'' کا مطلب یہ ہے کہ ان کا قتلِ عام کر کے جڑ سے اکھاڑ دیا جائے گا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿سو تُو کیا ان میں سے کسی کو باقی دیکھتا ہے﴾۔''

اسی حکمت کو امام قسطلانی إرشاد الساری میں ان الفاظ سے بیان کرتے ہیں:

''لئن أدركتهم لأقتلنهم قتل عاد'' لأستأصلنهم بحيث لا أبقي منهم أحداً كإستئصال عادٍ، والمراد لازمه وهو الهلاک.

علی نے خوارج کو پایا ان کو عاد و ثمود کی طرح قتل نہیں کیا—ابن زبیر نے ان کو حج کرنے دیا—ابن عباس نے ان کو شاگرد بنایا اور سوالات کے جواب دیے- ایسا اگر ہے تو معلوم ہوا یہ روایت خوارج سے متعلق ہی نہیں جس کا اطلاق خوارج پر کیا گیا

راقم کہتا ہے آجکل کے دہشت گردوں کو خوارج نہیں کہا جانا چاہیے ان کو دہشت گرد کہا جائے کیونکہ اس وقت کوئی خلافت نہیں جس کے خلاف کوئی خروج ہو رہا ہو اور اس کا حل احادیث سے تلاش کیا جائے- کسی انسان کا قتل تمام انسانیت کا قتل ہے اور ذمی یا غیر مسلم کے قتل کا بھی قصاص لیا جائے گا

طاہر القادری اپنی فقہ لڑاتے ہیں

۴۔ اہم فقہی نکتہ: دہشت گردوں پر خوارج کا اِطلاق اِجتہادی نہیں، منصوص ہے

موجودہ دور میں دہشت گردی اور قتل و غارت گری کرنے والے لوگ خوارج ہی کا تسلسل ہیں۔ اِس اَمر کا اِطلاق اِجتہادی نہیں اور نہ تشریحی ہے بلکہ یہ اِطلاق منصوص ہے۔ خوارج سے مراد صرف سیدنا علی المرتضیٰ ؓ کے عہد میں نکلنے والا گروہ ہی نہیں ہے بلکہ وہ خوارج کا پہلا گروہ تھا۔ خوارج ایک ایسا فتنہ ہے جو گروہ در گروہ ظاہر ہوتا رہا اور اس کے لوگ دجال کے زمانے تک ظاہر ہوتے رہیں گے اور قیامت تک وقتاً فوقتاً نکلتے رہیں گے۔ حضرت علی ؓ کے زمانے میں جن کا ظہور ہوا وہ فتنہ خوارج کے بانی تھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے ان کی واضح نشانیاں بیان فرما دی ہیں، جن میں سے ایک نشانی یہ بھی ہے کہ وہ ہر دور میں نکلتے رہیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ خوارج کا آخری گروہ دجال کے ساتھ اس کی حمایت میں نکلے گا۔ حضرت شریک بن شہاب سے مروی روایت میں خوارج کے متعلق حضور نبی اکرم ﷺ نے صراحتاً فرمایا:

راقم کہتا ہے خوارج جو علی سے لڑے کو کافر نہیں کہا گیا تو اپنی رائے کو نص قرار دینا کہاں صحیح ہے اور جو روایات پیش کی گئی ہیں وہ دہشت گردوں کے بارے میں ہیں- حروریہ علی رضی اللہ عنہ کے اجتھاد کے خلاف تھے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح ہو وہ کسی بھی طرح یہ قبول نہیں کر پائے اور علی رضی اللہ عنہ سے ہی حجت کرنے لگے ان سے قتال کا علی نے کوئی حکم نہیں دیا جب تک انہوں نے خود فساد فی الارض کا مظاہرہ نہیں کیا نہ فوراان کو عاد و ثمود کہا بلکہ ابن عبّاس رضی اللہ عنہ کو بھیجا کہ ان کو سمجھائیں –لہذا علی کا ان خوارج سے قتال بطور حاکم حد شرعی کا نفاذ تھا نہ کہ کسی حدیث رسول کی روشنی میں ان کا قتل عام- اصحاب علی میں سے مفرط لوگوں نے علی کی ابن ملجم کے ہاتھوں شہادت کے بعد علی کا حروریہ سے متعلق موقف اتنا مسخ کر دیا کہ ان کا تاریخی و شرعی پہلو ہی غیر واضح ہو کر رہ گیا

آنے والے دور میں لوگوں نے حروریہ کو خوارج کا نام دیا اور خوارج نے بہت سے متواتر مسائل کا انکار کیا یہاں تک کہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کسی پر جرح کرتیں تو کہتیں کیا تو حروریہ ہے

مستقبل کے حوالے روایات کو ماضی پر لگانے سے یہ سمجھا جا رہا ہے کہ تیر کمان میں سے نکل گیا والی قوم ختم ہو گئی جبکہ ایسا نہیں ہے - روایات میں تطبیق اس طرح ممکن ہے ایسے گمراہ گروہ نکلیں گے

جو بنو تمیم سے عبداللہ بن ذی الخویصرہ تمیمی کی نسل سے ہوں گے

مدینہ کے مشرق میں ہوں گے

عرب نسل اور زبان والے ہوں گے

حذیفہ اور ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہم کے مطابق یہ لوگ قرن اول میں نہیں ہیں اسی طرح علی رضی اللہ عنہ بھی ان کو آخری زمانے میں بتاتے ہیں-احادیث میں ان گمراہ گروہوں کو خاص حروریہ یا خوارج نہیں کہا گیا بلکہ خوارج ، اہل سنت اور اہل تشیع کے گمراہ فرقے بھی ان میں سے ہو سکتے ہیں جو قرآن پڑھ رہے ہیں لیکن حلق سے نیچے نہیں جا رہا

کتاب حرمت مسلم اور مسئلہ تکفیر از یوسف ربانی ایک طرف تو گول مول انداز میں ابن عباس کا قول نقل کرتے تھے پھر کہتے ہیں خوارج کا انکار علی، کفر نہیں ہے

① سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما: ﴿وَ مَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: "ليس الكفر الذي تذهبون إليه و إنه ليس كفرا ينقل عن الملة وهو كفر دون كفر" (اس آیت میں) وہی کفر نہیں، جو تم نے سمجھا ہے اور نہ ہی وہ کفر ہے جو دین سے نکال دے بلکہ یہ "کفر دون کفر" ہے (یعنی کفر اصغر ہے جو دائرہ اسلام سے خارج نہیں کرتا)۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی مراد شاید خوارج ہیں، جنھوں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے خلاف خروج کیا اور مسلمانوں کا ناحق خون بہایا۔ [التحذير من فتنة التكفير للإمام ألباني، ص ١٦، اردو مترجم] مزید تفصیل کے لیے شیخ سلیم الہلالی ﷾ کی کتاب "قرة العیون فی تصحیح تفسیر عبداللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن عباس رضی اللہ عنہما" ملاحظہ فرمائیے:

تو خوارج کا کفر اس درجہ کا کفر نہیں تھا جس سے وہ ملت سے خارج ہوں —ان کا کفر اگر خلیفہ کا انکار کرنا تھا تو پھر خوارج کو عاد و ثمود کی طرح قتل کرنا ان کو ذوالخویصرہ التمیمی سے ملانا کیا جھل نہیں ہے؟ راقم کہتا ہے ان علماء کو اپنے اقتباسات کی بے بضاعتی کا بھی احساس نہیں کہ کوئی بھی گولی فٹ نہیں بیٹھ رہی۔

.بریلوی عالم محمد فاروق رانا ، طاہر القادری کی کتاب فتنہ خوارج کے پیش لفظ میں لکھتے ہیں

اِسی طرح اَحادیثِ مبارکہ میں دوسرے گروہ الحروریۃ کا ذکر بھی ملتا ہے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حروریہ کے متعلق اِرشاد فرمایا کہ حروریہ اتنے عبادت گذار اور دین میں پختہ ہوں گے کہ عام مسلمان اپنی نمازوں اور روزوں کو اُن کی نمازوں اور روزوں کے مقابلہ میں حقیر سمجھیں گے، مگر وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے۔ اَحادیثِ مبارکہ کی روشنی میں اِنتہا

صحیح بخاری کی حدیث ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَعَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّهُمَا أَتَيَا أَبَا سَعِيدٍ الخُدْرِيَّ، فَسَأَلاَهُ عَنْ الحَرُورِيَّةِ: أَسَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: لاَ أَدْرِي مَا الحَرُورِيَّةُ؟ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «يَخْرُجُ فِي هَذِهِ الأُمَّةِ - وَلَمْ يَقُلْ مِنْهَا - قَوْمٌ تَحْقِرُونَ صَلاَتَكُمْ مَعَ صَلاَتِهِمْ، يَقْرَءُونَ القُرْآنَ لاَ يُجَاوِزُ حُلُوقَهُمْ، - أَوْ حَنَاجِرَهُمْ - يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ، فَيَنْظُرُ [ص:17] الرَّامِي إِلَى سَهْمِهِ، إِلَى نَصْلِهِ، إِلَى رِصَافِهِ، فَيَتَمَارَى فِي الفُوقَةِ، هَلْ عَلِقَ بِهَا مِنَ الدَّمِ شَيْءٌ

ابی سلمہ اور عطا بن یسار کہتے ہیں وہ ابی سعید الخدری کے پاس پہنچے اور ان سے حروریہ پر سوال کیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حروریہ کے متعلق کچھ سنا تھا؟ ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا ان کو نہیں پتا کہ حروریہ کیا ہے- میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اس امت میں اور انہوں نے نہیں کہا اس میں سے ایک قوم نکلے گی جو اپنی نماز کو تمہاری نماز سے حقیر سمجھیں گے قرآن پڑھیں گے جو حلق سے نیچے نہیں جائے گا۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر جانور میں سے پار نکل جاتا ہے اور پھر تیر پھینکنے والا اپنے تیر کو دیکھتا ہے اس کے بعد جڑ میں (جو کمان سے لگی رہتی ہے) اس کو شک ہوتا ہے شاید اس میں خون لگا ہو مگر وہ بھی صاف

ابوسعید الخذری رضی اللہ عنہ نے حروریہ پر براہ راست اس روایت کو ثبت نہیں کیا بلکہ کہا اس امت میں ایک قوم نکلے گی۔ لیکن محمد فاروق رانا نے لکھا ہے ابو سعید الخذری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے الحروریہ پر سنا تھا جبکہ صحیح بخاری کی حدیث کے مطابق انہوں نے الحروریہ پر کچھ نہیں سنا تھا

اغلباً پیش لفظ لکھنے والے نے کتاب میں پڑھا نہیں کہ خود طاہر القادری نے ص ۹۰ اور ۱۱۸ پر حدیث نقل کی ہے

ص ۹۰	ص ۱۱۸
۳۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی متفق علیہ روایت ہے کہ حضرت ابو سلمہ اور حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہما دونوں حضرت ابو سعید خدری ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے حروریہ (خوارج) کے بارے میں کچھ سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: مجھے یہ تو معلوم نہیں کہ حروریہ کیا ہے، البتہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:	فتنۂ خوارج: تاریخی، نفسیاتی، علمی اور شرعی جائزہ ﴿۱۱۸﴾ ۱۔ قُلْتُ لِأَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ: هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَذْكُرُ فِي الْحَرُوْرِيَّةِ شَيْئًا؟ فَقَالَ: سَمِعْتُهُ يَذْكُرُ قَوْمًا يَتَعَبَّدُوْنَ (وفي رواية أحمد: يَتَعَمَّقُوْنَ فِي الدِّيْنِ) يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصَوْمَهُ مَعَ صَوْمِهِمْ.(۱) ''میں نے حضرت ابو سعید خدری ﷺ سے دریافت کیا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے حروریہ (یعنی خوارج) کے متعلق کوئی حدیث سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا: (ہاں) آپ ﷺ نے ایک گروہ کا ذکر فرمایا جو خوب عبادت کرے گا، (امام احمد کی ایک روایت میں ہے کہ وہ دین میں انتہائی پختہ نظر آئیں گے) (یہاں تک کہ) تم اپنی نمازوں اور روزوں کو ان کی نمازوں اور روزوں کے مقابلہ میں کمتر سمجھو گے۔''

کون سی روایت صحیح ہے؟

خارجی کی تعریف

اہل سنت کے علماء خارجی کی تعریف بدلتے رہتے ہیں کوئی کہتا ہے یہ سیاسی اصطلاح ہے –راقم اس قول کے حق میں ہے

امام محمد بن عبدالکریم شہرستانی، خوارج کی تعریف میں لکھتے ہیں:

كل من خرج عن الإمام الحق الذي اتفقت الجماعة عليه يسمى خارجيًا سواءً كان الخروج في أيام الصحابة على الأئمة الراشدين أو كان بعدهم على التابعين بإحسان والأئمة في كل زمان. (1)

”ہر وہ شخص جو عوام کی متفقہ مسلمان حکومتِ وقت کے خلاف مسلح بغاوت کرے اسے خارجی کہا جائے گا؛ خواہ یہ خروج و بغاوت صحابہ کرام ﷺ کے زمانہ میں خلفاے راشدین کے خلاف ہو یا تابعین اور بعد کے کسی بھی زمانہ کی مسلمان حکومت کے خلاف ہو۔“

قرن اول میں جو بھی خلیفہ کے خلاف بغاوت کرے اس کو خارجی کہا جاتا تھا–خروج کے نتیجے میں فتنہ و فساد ہوتا ہے –-آج سب علی رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہیں کہ انہوں نے فتنہ خوارج میں خوارج کا قتل کیا جبکہ علی نے صرف لا اینڈ آرڈر برقرار رکھا ہے باقاعدہ کوئی جنگ نہیں کی نہ خوارج پر کفر کا فتوی دیا ہے –جس جنگ کو جنگ نہروان کہا جاتا ہے وہ صرف ایک چند لمحات کی کاروائی تھی جس میں چند خوارج کام آئے

قرطبؔی کا افراط

قرطبؔی نے سورہ ال عمران کی تفسیر میں خوارج الْحَرُورِيَّةُ کے ١٢ فرقوں کا ذکر کیا ہے

١	الْأَزْرَقِيَّةُ	قَالُوا: لَا نَعْلَمُ أَحَدًا مُؤْمِنًا، وَكَفَّرُوا أَهْلَ الْقِبْلَةِ إِلَّا مَنْ دَانَ بِقَوْلِهِمْ کہتے ہیں ہم کسی کو مومن نہیں جانتے اور اہل قبلہ کی تکفیر کرتے ہیں سوائے اس کے جو ان کا سا قول کہے
٢	الْإِبَاضِيَّةُ	قَالُوا: مَنْ أَخَذَ بِقَوْلِنَا فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْهُ فَهُوَ مُنَافِقٌ کہتے ہیں جو ہمارا جیسا قول لے وہ مومن ہے اور جو ہم سے دور ہو منافق ہے
٣	الثَّعْلَبِيَّةُ	قَالُوا: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَقْضِ وَلَمْ يُقَدِّرْ کہتے ہیں اللہ نے کوئی قضا و قدر نہیں لکھی
٤	الْخَازِمِيَّةُ	قَالُوا: لَا نَدْرِي مَا الْإِيمَانُ، وَالْخَلْقُ كُلُّهُمْ مَعْذُورُونَ. کہتے ہیں ہم کو معلوم نہیں ایمان کیا ہے اور تمام مخلق معذور ہے
٥	الْخَلَفِيَّةُ	زَعَمُوا أَنَّ مَنْ تَرَكَ الْجِهَادَ مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى كَفَرَ ان کا دعوی ہے کہ مرد و عورت میں سے جو بھی جہاد چھوڑے اس نے کفر کیا
٦	الْكَوْزِيَّةُ	قَالُوا: لَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَمَسَّ أَحَدًا، لِأَنَّهُ لَا يُعْرَفُ الطَّاهِرُ مِنَ النَّجِسِ وَلَا أَنْ يُؤَاكِلَهُ حَتَّى يَتُوبَ وَيَغْتَسِلَ

٧	الْكَنْزِيَّةُ-	قَالُوا: لَا يَسَعُ أَحَدًا أَنْ يُعْطِيَ مَالَهُ أَحَدًا، لِأَنَّهُ رُبَّمَا لَمْ يَكُنْ مُسْتَحِقًّا بَلْ يَكْنِزُهُ فِي الْأَرْضِ حَتَّى يَظْهَرَ أَهْلُ الْحَقِّ
٨	الشِّمْرَاخِيَّةُ	قَالُوا: لَا بَأْسَ بِمَسِ النِّسَاءِ الْأَجَانِبِ لِأَنَّهُنَّ رَيَاحِينُ
٩	الْأَخْنَسِيَّةُ	قَالُوا: لَا يَلْحَقُ الْمَيِّتَ بَعْدَ مَوْتِهِ خَيْرٌ وَلَا شَرٌّ
١٠	الْحَكَمِيَّةُ	قَالُوا: مَنْ حَاكَمَ إِلَى مَخْلُوقٍ فَهُوَ كَافِرٌ
١١	الْمُعْتَزِلَةُ	قَالُوا: اشْتَبَهَ عَلَيْنَا أَمْرُ عَلِيٍّ وَمُعَاوِيَةَ فَنَحْنُ نَتَبَرَّأُ مِنَ الْفَرِيقَيْنِ
١٢	الْمَيْمُونِيَّةُ	قَالُوا: لَا إِمَامَ إِلَّا بِرِضَا أَهْلِ مَحَبَّتِنَا

اس میں الْإِبَاضِيَّةُ فرقہ آج بھی عمان اور الجزائر و میں حکومت کر رہا ہے

قرطبیؔ کا کمال ہے کہ انہوں نے الْمُعْتَزِلَةُ کو بھی الْحَرُورِيَّةُ کا حصہ قرار دے دیا ہے جو سراسر جھل ہے ۔الْمُعْتَزِلَةُ تو عمرو بن عبید اور واصل بن عطا نام کے دو بصری محدثین کا گروہ ہے جو حسن بصری کی مجلس میں سے الگ ہوا

اہل سنت میں ابو امامہ الباهلی رضی اللہ عنہ کا قول بہت بیان کیا جاتا ہے جس کا ذکر ترمذی میں ہے کہ انہوں نے اس آیت کو خوارج پر ثبت کیا

سورۃ آل عمران کی آیت نمبر ۱۰۶ میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ ۚ فَأَمَّا الَّذِينَ اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ قف
أَكَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ۝

''جس دن کئی چہرے سفید ہوں گے اور کئی چہرے سیاہ ہوں گے، تو جن کے چہرے سیاہ ہوں گے (ان سے کہا جائے گا:) کیا تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا؟ تو جو کفر تم کرتے رہے تھے سو اس کے عذاب (کا مزہ) چکھ لو o''

۱۔ امام ابن ابی حاتمؒ نے آیتِ مذکورہ کے ذیل میں حدیث روایت کی ہے:

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ: أَنَّهُمُ الْخَوَارِجُ.(۱)

''حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس (آیت میں ایمان لانے کے بعد کافر ہو جانے والوں) سے ''خوارج'' مراد ہیں۔''

لیکن یہ بیان نہیں کرتے کہ یہ الولید بن عبد الملک کا دور ہے اور خوارج کو قتل کر کے ان کے سروں کو دمشق میں سجانے والے اصل میں حجاج بن یوسف ہیں – افسوس حجاج بن یوسف کی برائی کرتے تو یہ علماء تھکتے نہیں - ساتھ ہی حربی تنظیموں میں حجاج بن یوسف کو خوب برا کہا جاتا ہے جبکہ حجاج نے تمام باغیوں، افسانہ سازوں، چھپے رافضیوں کی سر کوبی کی اب چاہے وہ اہل سنت میں ہوں یا اہل تشیع میں یا خارجیوں میں

راقم کا مقصد یہ واضح کرنا ہے کہ ہمارے علماء جب چاہتے ہیں خوارج کو کفر دون کفر (کہ ان کا کفر وہ کفر نہیں تھا جس سے انسان کافر ہو) کہہ کر مسلمان ثابت کر دیتے ہیں جب چاہتے ہیں ان کو عاد و ثمود قرار دے دیتے ہیں – اس کی وجہ تحقیق کا نقص ہے اور مضطرب روایات کو ایک ساتھ صحیح کہنا ہے

قرطبیؒ نے سورہ الرعد کی آیت تفسیر میں ایک قول نقل کیا ہے

وَالَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولَئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ

وَقَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ: وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ! إِنَّهُمُ الحرورية.

سعد رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم وہ جس کے سوا کوئی الہ نہیں یہ الحروریۃ ہیں

راقم کہتا ہے سعد کے قول کی سند تفسیر ابن ابی حاتم میں ہے

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْوَاسِطِيُّ ثنا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ثنا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبِي فَقُلْتُ: قَوْلُهُ: الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ إِلَى آخِرِ الآيَةِ. فَقَالَ: هُمُ الْحَرُورِيَّةُ

وہ جنہوں نے عھد توڑا یہ الحَرُورِیّۃُ ہیں

مستدرک حاکم میں ہے

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَنْصُورٍ الْقَاضِي، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا أَبُو نُعَيْمٍ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، وَأَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ، وَاللَّفْظُ لَهُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، ثنا إِسْحَاقُ، ثنا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي {هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا} [الكهف: 104] الْحَرُورِيَّةُ هُمْ؟ قَالَ: «لَا، وَلَكِنَّهُمْ أَصْحَابُ الصَّوَامِعِ، وَالْحَرُورِيَّةُ قَوْمٌ زَاغُوا فَأَزَاغَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ

مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ نے اپنے باپ سے سورہ کہف کی آیت کا پوچھا کہ کیا یہ الحَرُورِیّۃُ ہیں ؟ کہا یہ مراد نہیں ہیں ... الحَرُورِیّۃُ تو ایک قوم ہے جس کے دل ٹیڑھے ہیں

طاہر القادری کتاب فتنہ خوارج میں لکھتے ہیں

۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف مسلح بغاوت کرتے ہوئے خوارج نے عراق کی سرحد پر واقع علاقے حروراء کو اپنا مرکز بنا لیا۔ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف ''شرک'' اور ''بدعت'' کے الزامات لگائے، آپ کو کافر قرار دیا اور آپ کے خلاف مسلح بغاوت کر دی۔

جبکہ حروراء عراق کی سرحد پر ہے ہی نہیں یہ تو کوفہ کا محلّہ ہے

کتاب مراصد الاطلاع علی إسماء الأمكنة والبقاع از عبد المؤمن بن عبد الحق، ابن شمائل القطيعي البغدادي، الحنبلي، صفيّ الدين (المتوفى: 739ھ) کے مطابق

حروراء...قرية بظاهر الكوفة.وقيل: موضع على ميلين منها. اجتمع فيها الخوارج الذين خالفوا علىّ بن أبى طالب رضى الله عنه فنسبوا إليها

معجم البلدان

المؤلف: شهاب الدين ابو عبد الله ياقوت بن عبد الله الرومي الحموي (المتوفى: 626ھ)

وقال إبو منصور: الحرورية منسوبون إلى موضع بظاهر الكوفة نسبت إليه الحرورية من الخوارج

طبرانی کی روایت ہے

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّبَرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا أَبُو حُذَيْفَةَ مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ، كِلَاهُمَا عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ، ثنا أَبُو زُمَيْلٍ الْحَنَفِيُّ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا اعْتَزَلَتْ حَرُورَاءَ، وَكَانُوا فِي دَارٍ عَلَى حِدَتِهِمْ، قُلْتُ لِعَلِيٍّ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، أَبْرِدْ عَنِ الصَّلَاةِ; لَعَلِّي آتِي هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ فَأُكَلِّمَهُمْ، قَالَ: فَإِنِّي أَتَخَوَّفُهُمْ عَلَيْكَ، قَالَ: قُلْتُ: كَلَّا إِنْ شَاءَ

اللّٰهُ، قَالَ: فَلَبِسْتُ أَحْسَنَ مَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ مِنْ هَذِهِ الْيَمَانِيَّةِ، ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَيْهِمْ وَهُمْ قَائِلُونَ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ، فَدَخَلْتُ عَلَى قَوْمٍ لَمْ أَرَ قَوْمًا قَطُّ أَشَدَّ اجْتِهَادًا مِنْهُمْ، أَيْدِيهِمْ كَأَنَّهَا ثِفَنُ الْإِبِلِ، وَوُجُوهُهُمْ مُعَلَّبَةٌ مِنْ آثَارِ السُّجُودِ

اس کا ترجمہ طاہر القادری دیتے ہیں

شدت پسندی ظاہر کریں گے۔ اور امام طبرانی کے نزدیک حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کردہ حدیث ۔ جس میں خوارج کے ساتھ ان کے مناظرے کا قصہ ہے، اس میں آپ نے فرمایا: ”میں ان کے پاس آیا اور ان لوگوں کے پاس پہنچا جن سے بڑھ کر اعمال میں ریاضت کرنے والے لوگ میں نے نہیں دیکھے تھے، ان کے ہاتھ ایسے تھے گویا اونٹ کے پاؤں (جو موٹے اور کھردرے ہوتے ہیں) اور ان کے چہروں پر سجدوں کے نشانات نمایاں تھے۔“

اس کی سند میں عکرمۃ بن عمار الیمامی ہے جو امام احمد کے نزدیک ضعیف ہے

ایک چیز خوارج میں ہے تو صحیح نہیں اہل سنت میں ہو تو خوبی ہوتی ہے ۔ مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے حسن بصری نے ایک اہل سنت کے شخص کی تعریف کی

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: «مَا رَأَيْتُ مَا يَلِي الْأَرْضَ مِنْ عَامِرِ بْنِ قَيْسٍ مِثْلَ ثَفَنِ الْبَعِيرِ

میں نے کوئی نہ دیکھا جیسا زمین نے عامِرِ بْنِ قَيْسٍ کے ساتھ کیا کہ اس کے پیر خچر کے پیر کی طرح (کھردرے) تھے

حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: «رَأَيْتُ أَصْحَابَ عَلِيٍّ، وَأَصْحَابَ عَبْدِ اللَّهِ، وَآثَارُ السُّجُودِ فِي جِبَاهِهِمْ وَأُنُوفِهِمْ»

ہم نے سجدوں کے نشان اصحاب عبد اللہ اور اصحاب علی کی پیشانیوں پر دیکھے

معلوم ہوا کہ یہ روایت جس میں خوارج کے عبادت گزار ہونے کا افسانہ ہے ضعیف سند سے ہے اور دین میں اس پر تعریف کی گئی ہے اس کو اصحاب رسول کی نشانی کہا گیا ہے –راقم کا مقصد خوارج کا دفاع نہیں ، سنی علماء کی تحقیق کی قلعی کھولنا ہے –ان کی معلومات خوارج پر ناقص، مضطرب، متضاد اور بے بضاعتی سے بھری پڑی ہیں-

خوارج پر حکم

وہ خوارج جو علی رضی اللہ عنہ سے لڑے ان کے عقائد میں خرابی نہیں ملتی لیکن ان کے بعد خوارج نے بہت سی عقیدہ کی باتوں کا انکار کیا اور ان کی گمراہی میں شک نہیں ہے

مصنف ابن ابی شیبہ 37942 میں ہے

حَدَّثَنَا - يَحْيَى بْنُ آدَمَ، ثَنَا مُعْضِلُ بْنُ مُهَلْهِلٍ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عَلِيٍّ , فَسُئِلَ عَنْ أَهْلِ النَّهْرِ، أَهُمْ مُشْرِكُونَ؟ قَالَ: مِنَ الشِّرْكِ فَرُّوا , قِيلَ: فَمُنَافِقُونَ هُمْ؟ قَالَ: إِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا , قِيلَ لَهُ: فَمَا هُمْ؟ قَالَ: قَوْمٌ بَغَوْا عَلَيْنَا "

طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ نے علی سے اہل نہروان پر سوال کیا کہ کیا یہ مشرک ہیں ؟ علی نے جواب دیا شرک سے بھاگے ہیں- میں نے کہا کیا منافقین ہیں ؟ علی نے کہا منافق تو اللہ کا کم ہی ذکر کرتے ہیں- میں نے کہا پھر کیا ہیں ؟ علی نے جواب دیا ہمارے باغی ہیں

سند میں مُعْضِلُ بْنُ مُهَلْهِلٍ مجہول ہے

سنن الکبری بیہقی میں ہے

أَخْبَرنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ، أَنْبَأَ أَبُو الْوَلِيدِ الْفَقِيهُ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ أَبِي الْعَنْبَسِ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، قَالَ: سُئِلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَهْلِ الْجَمَلِ: أَمُشْرِكُونَ هُمْ؟ قَالَ: مِنَ الشِّرْكِ " فَرُّوا , قِيلَ: أَمُنَافِقُونَ هُمْ؟ قَالَ: إِنَّ " الْمُنَافِقِينَ لَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا , قِيلَ: فَمَا هُمْ؟ قَالَ: إِخْوَانُنَا بَغَوْا عَلَيْنَا

اس کی سند منقطع ہے

سعيد بن فيروز ابو البختري الطائی

قال شعبة كان ابو إسحاق يعني السبيعي أكبر من أبي البختري ولم يدرك ابو البختري عليا ولم يره

مستدرک حاکم میں ہے کہ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ نے اپنے باپ سعد بن ابی وقاص سے سوال کیا کہ کیا خوارج {قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُم بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا} [الکھف] کا مصداق ہیں؟ سعد نے کہا نہیں وہ فاسق ہیں

أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّفَّارُ الْعَدْلُ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ، ثنا خَلَّادٌ الصَّفَّارُ، ثنا عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ الْمُلَائِيُّ، ثنا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَى أَبِي حَتَّى إِذَا بَلَغْتُ هَذِهِ الْآيَةَ {قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا} [الكهف: 103] الْآيَةُ، قُلْتُ يَا أَبَتَاهُ أَهُمُ الْخَوَارِجُ؟ قَالَ: لَا يَا بُنَيَّ اقْرَأِ الْآيَةَ الَّتِي بَعْدَهَا {أُولَئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا} [الكهف: 105] قَالَ: «هُمُ الْمُجْتَهِدُونَ مِنَ النَّصَارَى كَانَ كُفْرُهُمْ بِآيَاتِ رَبِّهِمْ بِمُحَمَّدٍ وَلِقَائِهِ» وَقَالُوا: لَيْسَ فِي الْجَنَّةِ طَعَامٌ وَلَا شَرَابٌ وَلَكِنَّ الْخَوَارِجَ هُمُ الْفَاسِقُونَ الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ «مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ «هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

خوارج کی تکفیر کی گئی یا نہیں اس میں صحیح مسلم کی حدیث بھی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نجدہ بن عامر حروری رئیس خوارج کے سوالات کے جواب دیے- خارجی کو ابن زبیر نے حج کرنے دیا ہے اور خارجیوں نے ابن عباس سے سوالات بھی کیے ہیں

http://www.islamicurdubooks.com/Sahih-Muslim/hadith.php?vhadith_id=4723

صحیح مسلم-حدیث نمبر:4686 باب: جو عورتیں جہاد میں شریک ہوں ان کو انعام ملے گا اور حصہ نہیں ملے گا اور بچوں کو قتل کرنا منع ہے۔

یزید بن ہرمز سے روایت ہے، نجدہ بن عامر حروری نے سیدنا ابن عباس ؓ کو لکھا، پوچھتا تھا ان سے کہ غلام اور عورت اگر جہاد میں شریک ہوں تو ان کو حصہ ملے گا یا نہیں اور بچوں کا قتل کیسا ہے اور بچوں کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے اور «ذوالقربٰی» (جن کا ذکر قرآن شریف میں ہے کہ پانچویں حصہ میں سے ان کو دیا جائے گا) کون ہیں؟

سیدنا ابن عباس ؓ نے یزید سے کہا تو لکھ جواب اس کو اور اگر وہ حماقت میں پڑنے والا نہ ہوتا تو میں اس کو نہ لکھتا (یعنی مجھ کو اس بات کا خیال ہے کہ اگر میں ان مسئلوں کا جواب اس کو نہ دوں تو وہ شرع کے خلاف حماقت کی بات نہ کر بیٹھے) لکھ یہ کہ تو نے مجھ کو لکھ کر پوچھا

ابن عباس نے نجدہ بن عامر سے یہ نہیں کہا کہ تم خارجی بن کر مرتد کے درجہ پر ہو، میں دین سے متعلق سوال کا جواب نہیں دے رہا پہلے عقیدہ صحیح کرو بلکہ انہوں نے سوال کا جواب دیا

ابی داود کی روایت ہے جس کو البانی صحیح کہتے ہیں

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ هُرْمُزَ، أَنَّ نَجْدَةَ الْحَرُورِيَّ، حِينَ حَجَّ فِي فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، أَرْسَلَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، يَسْأَلُهُ عَنْ سَهْمِ ذِي الْقُرْبَى

نَجْدَةُبْنُ عَامِرٍالْحَرُورِیّ رَئِیس الْخَوَارِج نے فِتْنَةِابْنِ الزُّبَيْرِ کے دور میں حج کیا اور ابن عبّاس رضی اللہ عنہ سے سوال و جواب بھی کیے

وقال الكمالُ ابن الهمام: وحكم الخوارج عندَ جمهور الفقهاء والمحدثين حكم البغاة، وذهب بعض المحدثين إلى كفرهم. قال ابن المنذر: ولا أعلم أحداً وافق أهل الحديث على تكفيرهم. وهذا يقتضي نقل إجماع الفقهاء. انظر "حاشية ابن عابدين" 413/6.

الکمالُ ابن الہمام نے کہا جمہور فقہاء اور محدثین کے نزدیک خوارج کا حکم باغی کا ہے اور بعض محدثین ان کی تکفیر کا مذھب رکھتے ہیں اور ابن المنذر نے کہا وہ اہل حدیث میں سے کسی سے واقف نہیں جو ان کی تکفیر کرتا ہو اور یہ تقاضہ کرتا ہے کہ اس پر فقہاء کا اجماع ہے

معلوم ہوا کہ خوارج کو علی، سعد بن ابی وقاص، ابن عباس، ابن زبیر نے مسلمان ہی سمجھا تھا- ابن منذر کا کہنا ہے اہل حدیث خوارج کی تکفیر نہیں کرتے تھے-

تابعین بھی خوارج کی تکفیر نہیں کرتے تھے- مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے

حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ عَاصِمٍ، قَالَ: قُلْتُ لِلْحَسَنِ: إِنَّ لِي جَارًا مِنَ الْخَوَارِجِ مَاتَ أَشْهَدُ جِنَازَتَهُ؟ قَالَ: «أَخَرَجَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ؟» قَالَ: قُلْتُ: لَا، قَالَ: «فَاشْهَدْ جِنَازَتَهُ، فَإِنَّ الْعَمَلَ أَمْلَكُ بِهِ مِنَ الرَّأْيِ

عَاصِمٍ نے حسن بصری سے پوچھا میرا پڑوسی خارجی تھا وہ مر گیا ہے کیا اس کا جنازہ دکھوں ؟ حسن نے کہا کیا یہ مسلمانوں پر نکلا تھا؟ عَاصِمٍ نے کہا نہیں- حسن نے کہا پھر اس کا جنازہ پڑھو کیونکہ حکومت حاصل کرنا رائے میں سے ہے

بعض اہل سنت کے حدیث کے راوی بھی اہل سنت کو چھوڑ کر خارجی بن گئے ہوں گے مثلا

مصنف ابن ابی شیبہ ح 37895 میں ہے

حَدَّثَنَا - يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمْهَانَ، قَالَ: كَانَتِ الْخَوَارِجُ قَدْ دَعَوْنِي حَتَّى كِدْتُ أَنْ أَدْخُلَ فِيهِمْ , فَرَأَتْ أُخْتُ أَبِي بِلَالٍ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّهَا رَأَتْ أَبَا بِلَالٍ أَهْلَبَ , فَقُلْتُ: يَا أَخِي , مَا سِنَانُكَ؟ قَالَ: فَقَالَ: يَا أُخْتِي , سِنَانُكَ؟ قَالَ: فَقَالَ: جُعِلْنَا بَعْدَكُمْ كِلَابَ أَهْلِ النَّارِ

سَعِيدِ بْنِ جُمْهَانَ نے ذکر کیا کہ خوارج مجھ کو مذھب کی دعوت دیتے تھے حتی کہ میں ان میں شامل ہو ہی جاتا پھر ایک خواب کا ذکر کیا

و قال الخطابي: إجمع علماء المسلمين على إن الخوارج مع ضلالتهم فرقة من فرق المسلمين، وإجازوا منا كحتهم وإكل ذبا ئحهم، وإنهم لا يكفرون ما داموا متمسكين بأصل الإسلام.

و قال الإمام الغزالی فی "فیصل التفرقة": والذی ینبغی الاحتراز عن التکفیر ما وجد إلیه سبیلا، فإن استباحة دم المصلین المقرین بالتوحید خطأ، والخطأ فی ترک إلف کافر فی الحیاة إهون من الخطأ فی سفک دم لمسلم واحد.

عموما اہل سنت خوارج کو ایسے پیش کرتے ہیں کہ جیسے کہ وہ مکمل طور پر معدوم ہو گئے- لیکن حقیقت یہ ہے کہ آج کل خوارج عمان، الجزائر، یمن، لیبیا، زنجبار تنزانیہ میں آباد ہیں یہ اباضیہ فرقے سے تعلق رکھتے ہیں اور اب ان کو عبادی کہا جاتا ہے لیکن اغلباً یہ لفظ اباضی

تھاجو تلفظ میں بدل گیا ہے- عبد الملک بن مروان المتوفی ٨٦ ھ کے دور میں عبد اللہ بن اباض ان کا ایک لیڈر تھا جس کے نام پر اس فرقے کا نام اباضیہ پڑا—اس کے بارے میں تفصیل نہیں ملی لیکن یہ مشہور ہے کہ عبد اللہ بن اباض اصلا ازرقیہ کا حصہ تھا لیکن ان کی متشدد سوچ پر ان سے الگ ہوا

اباضی اپنے آپ کو اہل الاستقامہ یعنی استقامت والے لوگ کہتے ہیں

متقدمین اہل سنت خارجی کو کافر نہیں کہتے تھے

خوارج اور خلافت علی کا انکار

خوارج اول حروریہ کو علی نے کافر قرار نہیں دیا ، نہ اصحاب رسول نے تکفیر کی لیکن تکفیر سے متعلق کتب میں بار بار دہشت گردوں کو خارجی کہہ دیا جاتا ہے – یہ رجحان و فہم سراسر غلط ہے – خوارج کو ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے حج کرنے دیا ہے (صحیح مسلم)

اصحاب رسول نے خوارج کو کافر نہیں کہا جبکہ خوارج کے نزدیک اصحاب رسول گمراہ ہو چکے تھے[1]۔ ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے دور میں خوراج کو حج کرنے دیا ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ان کو شاگرد بھی بنایا ہے اور خود خوارج نے اپنے متشدد موقف سے بھی رجوع کیا تھا۔ صحیح مسلم میں خوارج کے امیر نجدہ بن عامر حروری کے بارے میں حدیث ہے

1

خوارج کو علی ، سعد بن ابی وقاص ، ابن عباس ، ابن زبیر نے مسلمان ہی سمجھا تھا البتہ ان کے پیچھے نماز پڑھنے پر کوئی صحیح سند سے روایت نہیں ہے
خوارج نے ابن زبیر کے ساتھ مل کر مختار ثقفی سے جنگ بھی کی ہے
ابن زبیر نے ان کو حج کرنے دیا ہے اور ابن عباس نے ان کو اسلام پر جواب بھی دیا ہے
اس پر روایت صحیح مسلم میں ہے
-===========
مصنف ابن ابی شیبہ 37942 میں ہے

حَدَّثَنَا – يَحْيَى بْنُ آدَمَ، ثَنَا مُعْضَلُ بْنُ مُهَلْهِلٍ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عَلِيٍّ , فَسُئِلَ عَنْ أَهْلِ النَّهْرِ، أَهُمْ مُشْرِكُونَ؟ قَالَ: مِنَ الشِّرْكِ فَرُّوا , قِيلَ: فَمُنَافِقُونَ هُمْ؟ قَالَ: إِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا , " قِيلَ لَهُ: فَمَا هُمْ؟ قَالَ: قَوْمٌ بَغَوْا عَلَيْنَا

طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ نے علی سے اہل نہروان پر سوال کیا کہ کیا یہ مشرک ہیں ؟ علی نے جواب دیا شرک سے بھاگے ہیں – میں نے کہا کیا منافقین ہیں ؟ علی نے کہا منافق تو اللہ کا کم ہی ذکر کرتے ہیں – میں نے کہا پھر کیا ہیں ؟ علی نے جواب دیا ہمارے باغی ہیں

سند میں مُعْضَلُ بْنُ مُهَلْهِلٍ مجہول ہے

سنن الکبری بیہقی میں ہے
أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ، أَنْبَأَ أَبُو الْوَلِيدِ ا لْفَقِيهُ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ أَبِي الْعَنْبَسِ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، قَالَ: سُئِلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ أَهْلِ الْجَمَلِ: أَمُشْرِكُونَ هُمْ؟ قَالَ: مِنَ الشِّرْكِ فَرُّوا , " قِيلَ: أَمُنَافِقُونَ هُمْ؟ قَالَ: إِنَّ " الْمُنَافِقِينَ لَا يَذْكُرُونَ اللهَ إِلَّا قَلِيلًا , قِيلَ: فَمَا هُمْ؟ قَالَ: إِخْوَانُنَا بَغَوْا عَلَيْنَا

اس کی سند منقطع ہے
سعيد بن فيروز أبو البختري الطائي
قال شعبة كان أبو إسحاق يعني السبيعي أكبر من أبي البختري ولم يدرك أبو البختري عليا ولم يره

=============
سعد بن ابی وقاص کا قول ملا ہے

مستدرک حاکم میں ہے کہ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ نے اپنے باپ سعد بن ابی وقاص سے سوال کیا کہ کیا خوارج {قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا} [الكهف] کا مصداق ہیں ؟ سعد نے کہا نہیں وہ فاسق ہیں

أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّفَّارُ الْعَدْلُ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ، ثنا خَلَّادٌ الصَّفَّارُ، ثنا عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ الْمُلَائِيِّ، ثنا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَى أَبِي حَتَّى إِذَا بَلَغْتُ هَذِهِ الْآيَةَ {قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا} [الكهف: 103] الْآيَةُ، قُلْتُ يَا أَبَتَاهُ أَهُمُ الْخَوَارِجُ؟ قَالَ: لَا يَا بُنَيَّ اقْرَأِ الْآيَةَ الَّتِي بَعْدَهَا {أُولَئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا} [الكهف: 105] قَالَ: «هُمُ الْمُجْتَهِدُونَ مِنَ النَّصَارَى كَانَ كُفْرُهُمْ بِآيَاتِ رَبِّهِمْ بِمُحَمَّدٍ وَلِقَائِهِ» وَقَالُوا: لَيْسَ فِي الْجَنَّةِ طَعَامٌ وَلَا شَرَابٌ وَلَكِنَّ الْخَوَارِجَ هُمُ الْفَاسِقُونَ الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ «هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ»

=============
كتاب أصول السنة، ومعه رياض الجنة بتخريج أصول السنة از ابن أبي زَمَنِين المالكي (المتوفى: 399هـ) کی روایت ہے
أَسَدٌ قَالَ حَدَّثَنِي الَرَّبِيعُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سَوَّارِ بْنِ شَبِيبٍ قَالَ حج نجدة الحروري في أصحابه فوادع ابن الزبير، فصلى هذا بالناس يوماً وليلة، وهذا بالناس يوماً وليلة، فصلى ابن عمر خلفهما فاعترضه رجل، فقال: يا أبا عبد الرحمن أتصلي خلف نجدة الحروري؟ فقال ابن عمر: (إذا نادوا حي على خير العمل أجبنا، وإذا نادوا إلى قتل نفس قلنا: لا، ورفع بها صوته

حدیث:189

و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ بْنُ عَامِرٍ الْحَرُورِيُّ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ الْعَبْدِ وَالْمَرْأَةِ يَحْضُرَانِ الْمَغْنَمَ هَلْ يُقْسَمُ لَهُمَا وَعَنْ قَتْلِ الْوِلْدَانِ وَعَنْ الْيَتِيمِ مَتَى يَنْقَطِعُ عَنْهُ الْيُتْمُ وَعَنْ ذَوِي الْقُرْبَى مَنْ هُمْ فَقَالَ لِيَزِيدَ اكْتُبْ إِلَيْهِ فَلَوْلَا أَنْ يَقَعَ فِي أُحْمُوقَةٍ مَا كَتَبْتُ إِلَيْهِ اكْتُبْ إِنَّكَ كَتَبْتَ تَسْأَلُنِي عَنْ الْمَرْأَةِ وَالْعَبْدِ يَحْضُرَانِ الْمَغْنَمَ هَلْ يُقْسَمُ لَهُمَا شَيْءٌ وَإِنَّهُ لَيْسَ لَهُمَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُحْذَيَا وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِي عَنْ قَتْلِ الْوِلْدَانِ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْتُلْهُمْ وَأَنْتَ فَلَا تَقْتُلْهُمْ إِلَّا أَنْ تَعْلَمَ مِنْهُمْ مَا عَلِمَ صَاحِبُ مُوسَى مِنْ الْغُلَامِ الَّذِي قَتَلَهُ وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِي عَنْ الْيَتِيمِ مَتَى يَنْقَطِعُ عَنْهُ اسْمُ الْيُتْمِ وَإِنَّهُ لَا يَنْقَطِعُ عَنْهُ اسْمُ الْيُتْمِ حَتَّى يَبْلُغَ وَيُؤْنَسَ مِنْهُ رُشْدٌ وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِي عَنْ ذَوِي الْقُرْبَى مَنْ هُمْ وَإِنَّا زَعَمْنَا أَنَّا هُمْ فَأَبَى ذَلِكَ عَلَيْنَا قَوْمُنَا

ترجمہ : ابن ابی عمر، سفیان، اسماعیل بن امیہ، سعید مقبری، یزید بن ہرمز، حضرت یزید بن ہرمز (رض) سے روایت ہے کہ نجدہ بن عامر حروری نے حضرت ابن عباس (رض) سے غلام اور عورت کے بارے میں پوچھنے کے لئے لکھا کہ اگر وہ دونوں مال غنیمت کی تقسیم کے وقت موجود ہوں تو کیا انہیں حصہ دیا جائے گا اور بچوں کے قتل کے بارے میں اور یتیم کے بارے میں پوچھا کہ اس کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے اور ذوی القربی کے بارے میں کہ وہ کون ہے تو ابن عباس (رض) نے یزید سے کہا اس کی طرف لکھوا گر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ وہ حماقت میں واقع ہو جائے گا تو اس کا جواب نہ لکھتا لکھو تو نے عورت اور غلام کے بارے میں مجھ سے پوچھنے کے لئے لکھا کہ اگر وہ مال غنیمت کی تقسیم کے وقت موجود ہوں تو کیا انہیں بھی کچھ ملے گا ان کے لئے سوائے عطیہ کے کوئی حصہ نہیں ہے اور تو نے مجھ سے بچوں کے قتل کے بارے میں پوچھنے کے لئے لکھا تو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے انہیں قتل نہیں کیا اور تو بھی انہیں قتل نہ کر سوائے اس کے کہ تجھے وہ علم ہو جائے جو حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کے ساتھی (حضرت خضر (علیہ السلام) کو اس بچے کے بارے میں علم ہو گیا تھا جنہیں انہوں نے قتل کیا اور تو نے مجھ سے یتیم کے بارے میں پوچھنے کے لئے لکھا کہ یتیم سے یتیمی کب ختم ہوتی ہے

سوار بن شبیب کہتے ہیں کہ نَجْدَةُ بْنُ عَامِرِ الحروري (خوارج) کو ابن زبیر نے مدعو کیا اور ان لوگوں نے دن و رات نماز پڑھی پس ابن عمر نے بھی ان کے پیچھے نماز پڑھی پس ایک آدمی نے اعتراض کیا کہ اے ابو عبد الرحمن آپ نجدہ حروري کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں ؟ پس ابن عمر نے کہا پس جب حي علی خير العمل کی ندا اتی ہے تو ہم جواب دیتے ہیں اور جب یہ قتل نفس کی ندا کرتے ہیں تو ہم اپنی آواز بلند کرتے ہیں اور کہتے ہیں نہیں
اس کی سند میں اسد بْنُ مُوسَى ہے جن سے بخاری نے استشہاد کیا ہے الذہبی میزان میں لکھتے ہیں
ابن حزم ذكره في كتاب الصيد فقال: منكر الحديث. ابن حزم نے ان کو منکر الحدیث کہا ہے
دوم اس کی سند میں اَلرَّبِيعُ بْنُ زَيْدٍ ہے جن کو بعض لوگوں نے ربیعة بن زیاد کہہ دیا ہے جبکہ ربیعة بن زیاد صحابی ہیں
- حق یہ ہے کہ اَلرَّبِيعُ بْنُ زَيْدٍ مجھول ہے

یتیم سے یتیمی کا نام اس کے بالغ ہونے تک ختم نہیں ہوتا اور سمجھ کے آثار کے نمودار ہونے تک اور تو نے مجھ سے ذوالقربی کے بارے میں پوچھنے کے لئے لکھا کہ وہ کون ہیں ہمارا خیال تھا کہ وہ ہم ہیں لیکن ہماری قوم نے ہمارے بارے میں اس بات کا انکار کر دیا۔

اس روایت میں یہ نہیں ہے کہ ابن عباس نے کہا ہو تم خارجی کافر جہنم کے کتے ہیں تم کو اسلام کے حوالے سے سوال کا جواب کیوں دوں ہم کو قتل کر کے تم لوگ مرتد ہو چکے ہو وغیرہ وغیرہ۔ اس سے معلوم ہوا کہ خوارج کو کافر نہیں سمجھا جاتا تھا جیسا کہ آجکل پروپیگنڈا کیا جاتا ہے۔ نجدة بن عامر الحَروري الحنفي من بني حنيفة من بكر بن وائل، ولد سنة (36) هـ، وقتل سنة (69) ھـ رئیس خوارج ہے
مسلم باب بَابُ النِّسَاءِ الْغَازِيَاتِ يُرْضَخُ لَهُنَّ وَلَا يُسْهَمُ، وَالنَّهْيِ عَنْ قَتْلِ صِبْيَانِ أَهْلِ الْحَرْبِ میں یہ روایت ۴۶۸۶ موجود ہے

http://www.islamicurdubooks.com/Sahih-Muslim/hadith.php?vhadith_id=4723

یزید بن ہرمز سے روایت ہے، نجدہ بن عامر حروری (خارجی) نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو لکھا، پوچھتا تھا ان سے کہ غلام اور عورت اگر جہاد میں شریک ہوں تو ان کو حصہ ملے گا یا نہیں اور بچوں کا قتل کیسا ہے اور بچوں کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے اور ذوالقربٰی کون ہیں؟ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یزید سے کہا تو لکھ جواب اس کو اور اگر وہ حماقت

میں پڑنے والا نہ ہوتا تو میں اس کو نہ لکھتا ۔

لکھ یہ کہ تو نے مجھ کو لکھ کر پوچھا: عورت اور غلام کو حصہ ملے گا یا نہیں، جب وہ جہاد میں شریک ہوں؟ تو ان کو حصہ نہیں ملے گا البتہ انعام مل سکتا ہے ۔ اور تو نے لکھ کر پوچھا مجھ سے بچوں کے قتل کو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچوں کو قتل نہیں کیا اور تو بھی مت کر مگر جب تجھے ایسا علم ہوا جیسے موسیٰ علیہ السلام کے صاحب (یعنی خضر جیسا علم) کے ساتھ ہوا تھا۔ اور تو نے لکھ کر پوچھا یتیم کو کہ اس کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے تو یتیم کا نام اس سے نہ جائے گا جب تک بالغ نہ ہو اور اس کو عقل نہ آئے۔ اور تو نے لکھ کر پوچھا ذوالقربٰی کو۔ یہ ہم لوگ ہیں ہماری سمجھ میں پر ہماری قوم نے نہ مانا۔

ابی داود کی روایت ہے جس کو البانی صحیح کہتے ہیں

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ هُرْمُزَ، أَنَّ نَجْدَةَ الْحَرُورِيَّ، حِينَ حَجَّ فِي فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، أَرْسَلَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، يَسْأَلُهُ عَنْ سَهْمِ ذِي الْقُرْبَى

نَجْدَۃُبْنُ عَامِرٍالحُرُورِیّ رَئیس الخَوَارِج نے فِتْنَۃِابْنِ الزُّبَیْرِ کے دور میں حج کیا اور ابن عبّاس رضی اللہ عنہ سے سوال وجواب بھی کیے

ابن زبیر نے خوارج کو حج کرنے دیا جبکہ وہ خلیفہ تھے اور پورے جزیرہ العرب یمن حجاز سے لے کر بصرہ تک ان کا کنڑول تھا چاہتے تو خوارج کو روک دیتے لیکن ایسا نہیں کیا

کتاب رد المحتار علی الدر المختار از ابن عابدین، محمد امین بن عمر بن عبد العزیز عابدین الدمشقی الحنفی (المتوفی: 1252ھ) کے مطابق

وأنت خبير بأن الصحيح في المعتزلة والرافضة وغيرهم من المبتدعة أنه لا يحكم بكفرهم وإن سبوا الصحابة أو استحلوا قتلنا بشبهة دليل كالخوارج الذين استحلوا قتل الصحابة، بخلاف الغلاة منهم كالقائلين بالنبوة لعلي والقاذفين للصديقة فإنه ليس لهم شبهة دليل فهم كفار كالفلاسفة كما بسطناه في كتابنا تنبيه الولاة والحكام على حكم شاتم خير الانام وقدمنا بعضه في باب الردة، وبه ظهر مراد البحر غير الكافر منهم.

اور تم کو معلوم ہے کہ المعتزلۃ اور رافضیوں اور دیگر بدعتوں کے حوالے سے صحیح یہ ہے کہ ان پر کفر کا حکم نہیں لگایا گیا اگرچہ اصحاب رسول کو گالی دیں اور ان کے قتل کو حلال کریں ہم کہتے ہیں اس دلیل کے شبہہ میں خوارج کے حوالے سے جنہوں نے اصحاب رسول کے قتل کو حلال کیا ... کہ ان میں کافر نہیں ہیں

اب جب معلوم ہوا کہ خوارج کفار تھے ہی نہیں[2] بلکہ صرف فسادی تھے تو ان سے متعلق روایات سے یہ نتیجہ لینا کہ یہ عقائد کی تبین مراد تھی سراسر دجل ہے مثلا مبشر احمد ربانی حوالہ دیتے ہیں

---

[2]

خوارج کو علی ، سعد بن ابی وقاص ، ابن عباس ، ابن زبیر نے مسلمان ہی سمجھا تھا البتہ ان کے پیچھے نماز پڑھنے پر کوئی صحیح سند سے روایت نہیں ہے
خوارج نے ابن زبیر کے ساتھ مل کر مختار ثقفی سے جنگ بھی کی ہے
ابن زبیر نے ان کو حج کرنے دیا ہے اور ابن عباس نے ان کو اسلام پر جواب بھی دیا ہے
اس پر روایت صحیح مسلم میں ہے
===========-

مصنف ابن ابی شیبہ 37942 میں ہے

حَدَّثَنَا – يَحْيَى بْنُ آدَمَ، ثَنَا مُعْضلُ بْنُ مُهَلْهِلٍ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عَلِيٍّ , فَسُئِلَ عَنْ أَهْلِ النَّهْرِ، أَهُمْ مُشْرِكُونَ؟ قَالَ: مِنَ الشِّرْكِ فَرُّوا , قِيلَ: فَمُنَافِقُونَ هُمْ؟ ” قَالَ: إِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا , قِيلَ لَهُ: فَمَا هُمْ؟ قَالَ: قَوْمٌ بَغَوْا عَلَيْنَا

طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ نے علی سے اہل نہروان پر سوال کیا کہ کیا یہ مشرک ہیں ؟ علی نے جواب دیا شرک سے بھاگے ہیں – میں نے کہا کیا منافقین ہیں ؟ علی نے کہا منافق تو اللہ کا کم ہی ذکر کرتے ہیں – میں نے کہا پھر کیا ہیں ؟ علی نے جواب دیا ہمارے باغی ہیں

سند میں مُعْضلُ بْنُ مُهَلْهِلٍ مجہول ہے

سنن الکبری بیہقی میں ہے

أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ، أنْبَأَ أَبُو الْوَلِيدِ الْفَقِيهُ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ أَبِي الْعَنْبَسِ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، قَالَ: سُئِلَ عَلِيٌّ رضي الله عَنْهُ عَنْ أَهْلِ الْجَمَلِ: أَمُشْرِكُونَ هُمْ؟ قَالَ: مِنَ الشِّرْكِ فَرُّوا , قِيلَ: أَمُنَافِقُونَ هُمْ؟ قَالَ: إِنَّ ” الْمُنَافِقِينَ لَا يَذْكُرُونَ اللهَ إِلَّا قَلِيلًا , قِيلَ: فَمَا هُمْ؟ قَالَ: إِخْوَانُنَا بَغَوْا عَلَيْنَا ”

اس کی سند منقطع ہے

سعيد بن فيروز أبو البختري الطائي

قال شعبة كان أبو إسحاق يعني السبيعي أكبر من أبي البختري ولم يدرك أبو البختري عليا ولم يره

==============

سعد بن ابی وقاص کا قول ملا ہے

مستدرک حاکم میں ہے کہ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ نے اپنے باپ سعد بن ابی وقاص سے سوال کیا کہ کیا خوارج {قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا} [الكهف] کا مصداق ہیں ؟ سعد نے کہا نہیں وہ فاسق ہیں

أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّفَّارُ الْعَدْلُ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ، ثنا خَلَّادٌ الصَّفَّارُ، ثنا عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ الْمُلَائِيِّ، ثنا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَى أَبِي حَتَّى إِذَا بَلَغْتُ هَذِهِ الْآيَةَ {قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا} [الكهف: 103] الْآيَةُ، قُلْتُ يَا أَبَتَاهُ أَهُمُ الْخَوَارِجُ؟ قَالَ: لَا يَا بُنَيَّ اقْرَأِ الْآيَةَ الَّتِي بَعْدَهَا {أُولَئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا} [الكهف: 105] قَالَ: «هُمُ الْمُجْتَهِدُونَ مِنَ النَّصَارَى كَانَ كُفْرُهُمْ بِآيَاتِ رَبِّهِمْ بِمُحَمَّدٍ وَلِقَائِهِ» وَقَالُوا: لَيْسَ فِي الْجَنَّةِ

طَعَامٌ وَلَا شَرَابٌ وَلَكِنَّ الْخَوَارِجَ هُمُ الْفَاسِقُونَ الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ «هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ»

=============

کتاب أصول السنة، ومعه رياض الجنة بتخريج أصول السنة از ابن أبي زَمَنِين المالكي (المتوفى: 399هـ) کی روایت ہے

أَسَدٌ قَالَ حَدَّثَنِي اَلرَّبِيعُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سَوَّارِ بْنِ شَبِيبٍ قَالَ حج نجدة الحروري في أصحابه فوادع ابن الزبير، فصلى هذا بالناس يوماً وليلة، وهذا بالناس يوماً وليلة، فصلى ابن عمر خلفهما فاعترضه رجل، فقال: يا أبا عبد الرحمن أتصلي خلف نجدة الحروري؟ فقال ابن عمر: (إذا نادوا حي على خير العمل أجبنا، وإذا نادوا إلى قتل نفس قلنا: لا، ورفع بها صوته

سوار بن شبيب کہتے ہیں کہ نَجْدَةُ بْنُ عَامِرٍ الحروري (خوارج) کو ابن زبیر نے مدعو کیا اور ان لوگوں نے دن و رات نماز پڑھی پس ابن عمر نے بھی ان کے پیچھے نماز پڑھی پس ایک آدمی نے اعتراض کیا کہ اے ابو عبد الرحمن آپ نجدہ حروري کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں ؟ پس ابن عمر نے کہا پس جب حي على خير العمل کی ندا اتی ہے تو ہم جواب دیتے ہیں اور جب یہ قتل نفس کی ندا کرتے ہیں تو ہم اپنی آواز بلند کرتے ہیں اور کہتے ہیں نہیں

اس کی سند میں اسد بْنُ مُوسَى ہے جن سے بخاری نے استشہاد کیا ہے الذہبی میزان میں لکھتے ہیں ابن حزم ذكره في كتاب الصيد فقال: منكر الحديث. ابن حزم نے ان کو منکر الحدیث کہا ہے

دوم اس کی سند میں اَلرَّبِيعُ بْنُ زَيْدٍ ہے جن کو بعض لوگوں نے ربيعة بن زياد کہہ دیا ہے جبکہ ربيعة بن زياد صحابی ہیں – حق یہ ہے کہ اَلرَّبِيعُ بْنُ زَيْدٍ مجھول ہے

امام المحدثین والفقہاء امام بخاری رحمہ اللہ نے قرآن حکیم کی اس آیت کو "كتاب استتابة المرتدين والمعاندين وقتالهم" کے چھٹے باب "باب قتل الخوارج والملحدين بعد إقامة الحجة عليهم میں ذکر کیا۔ اور ثابت کیا کہ خوارج اور ملحدین کے ساتھ قتال ان پر حجت قائم کرنے کے بعد ہے۔

علامہ عینی اس کی شرح میں رقمطراز ہیں:

"يشير البخاري بذلك إلى أنه لا يجب قتال خارجي ولا غيره إلا بعد الإعذار عليه ودعوته إلى الحق وتبيين ما التبس عليه فإن أبى عن الرجوع إلى الحق وجب قتاله بدليل الآية التي ذكرها."

[عمدة القاري : ٢٤/٨٤، نیز دیکھیں التوضیح لابن ملقن : ٣١/٥٥٤]

''امام بخاری اس باب میں اشارہ دے رہے ہیں کہ خارجی وغیرہ سے اس وقت تک قتال واجب نہیں ہوتا جب تک اس کے عذر ختم نہ کر دیے جائیں اور حق کی طرف اس کو دعوت نہ دے دی جائے اور جو چیز اس پر خلط ملط ہو چکی ہے اسے کھول کر واضح نہ کر دیا جائے، پھر اگر حق کی طرف پلٹنے سے انکار کرتا ہے تو اس کے ساتھ قتال واجب ہے اس آیت کی رو سے جسے امام بخاری نے ذکر کیا ہے۔''

راقم کہتا ہے یہ باب اصل میں خارجی یعنی باغی و فسادی کے بارے میں ہے غلط عقیدہ رکھنے والوں سے متعلق نہیں ہے

عصر حاضر میں بہت سے علماء افراط کا شکار ہیں ان کو تاریخ کا صحیح علم بھی نہیں ہے لہذا تراجم کرتے وقت روایات کا ترجمہ بدل دیتے ہیں یا استنباط کرتے وقت تمام حدود لانگ جاتے ہیں

حنبلیوں کا تکفیر خوارج پر موقف

کتاب الشرح الممتع علی زاد المستقنع از محمد بن صالح بن محمد العثیمین کے مطابق

قال شيخ الإسلام ـ رحمه الله ـ: إن الأئمة ـ رحمهم الله ـ ومنهم الإمام أحمد، وغيره لم يكفروا أهل البدع إلا الجهمية، فإنهم كفروهم مطلقاً؛ لأن بدعتهم ظاهر فيها الكفر، وأما الخوارج والقدرية ومن أشبههم فإن الإمام أحمد نصوصه صريحة بأنهم ليسوا بكفار.

ابن تیمیہ نے کہا ائمہ..... جن میں امام احمد ہیں نے سوائے جھمیہ فرقہ کے کسی کی تکفیر نہیں کی کیونکہ وہ مطلق کفر کرتے ہیں کیونکہ ان کی بدعت ظاہر ہی کفر ہے اور جہاں تک خوارج اور قدریہ کا تعلق ہے اور ان کے جیسے تو امام احمد سے صریح نصوص سے ہے کہ یہ کفار نہیں ہیں

المغنی میں ابن قدامہ کہتے ہیں

وَقَدْ عُرِفَ مِنْ مَذْهَبِ الْخَوَارِجِ تَكْفِيرُ كَثِيرٍ مِنْ الصَّحَابَةِ، وَمَنْ بَعْدَهُمْ، وَاسْتِحْلَالُ دِمَائِهِمْ، وَأَمْوَالِهِمْ، وَاعْتِقَادُهُمْ التَّقَرُّبَ بِقَتْلِهِمْ إلَى رَبِّهِمْ، وَمَعَ هَذَا لَمْ يَحْكُمْ الْفُقَهَاءُ بِكُفْرِهِمْ؛ لِتَأْوِيلِهِمْ.

اور خوارج کا صحابہ کی تکفیر کا مذھب معلوم ہے اور ان کے بعد والوں کا بھی کہ خون اور مال کو حلال کرتے ہیں اور اس پر اپنے رب سے تقرب کا عقیدہ رکھتے ہیں اور اس سب کے ساتھ (اہل سنت کے) فقہاء نے ان کی اس تاویل پر ان کے کفر کا حکم نہیں کیا ہے

احناف کی تکفیر خوارج پر رائے

وقال الكمالُ ابن الهمام: وحكم الخوارج عندَ جمهور الفقهاء والمحدثين حكم البغاة، وذهب بعض المحدثين إلى كفرهم. قال ابن المنذر: ولا أعلم أحداً وافق أهل الحديث على تكفيرهم. وهذا يقتضي نقل إجماع الفقهاء. انظر "حاشية ابن عابدين" 413/6.

الکمالُ ابن الھمام نے کہا جمہور فقہاء اور محدثین کے نزدیک خوارج کا حکم باغی کا ہے اور بعض محدثین ان کی تکفیر کا مذھب رکھتے ہیں اور ابن المنذر نے کہا وہ اہل حدیث میں سے کسی سے واقف نہیں جو ان کی تکفیر کرتا ہو اور یہ تقاضہ کرتا ہے کہ اس پر فقہاء کا اجماع ہے

شوافع کا تکفیر خوارج پر قول

کتاب المجموع شرح المھذب از النووی میں ہے

قَالَ أَبُو حَامِدٍ ومتابعوه المعتزلة كفار والخوارج ليسوا بكفار

ابو حامد اور اس کی اتباع کرنے والوں کا کہنا ہے کہ المعتزلۃ کفار ہیں اور خوارج کفار نہیں ہیں

اسی کتاب میں ہے

وَقَدْ تَأَوَّلَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ الْفَقِيهُ أَبُو بَكْرٍ الْبَيْهَقِيُّ وَغَيْرُهُ مِنْ أَصْحَابِنَا الْمُحَقِّقِينَ مَا نُقِلَ عَنْ الشَّافِعِيِّ وَغَيْرِهِ مِنْ الْعُلَمَاءِ مِنْ تَكْفِيرِ الْقَائِلِ بِخَلْقِ الْقُرْآنِ عَلَى أَنَّ الْمُرَادَ كُفْرَانُ النِّعْمَةِ لا كفران الْخُرُوجِ عَنْ الْمِلَّةِ

بیہقی کا اور ہمارے اصحاب محققین کا کہنا ہے کہ امام شافعی اور علماء کی جانب سے خلق قرآن کی تکفیر کا جو نقل کیا گیا ہے اس سے مراد کفر نعمت ہے نہ کہ کفر جو ملت سے خروج ہو

ابن تیمیہ فی "منہاج السنۃ" 247/5 میں لکھتے ہیں

ومما يدل أن الصحابة لم يُكَفروا الخوارج أنهم كانوا يصلون خلفهم، وكان عبد الله بن عمر رضي الله عنه وغيره من الصحابة يصلون خلف نجدة الحروري، وكانوا أيضاً يحدثونهم ويفتونهم ويخاطبونهم كما يخاطب المسلمُ المسلمَ، كما كان عبد الله بن عباس يجيب نجدة الحروري لما أرسل يسأله عن مسائل، وحديثه في البخاري ، وكما أجاب نافع بن الأزرق عن مسائل مشهورة، وكان نافع يناظره في أشياء بالقرآن كما يتناظر المسلمان.

اور جو اس بات کی دلیل ہے کہ صحابہ نے خوارج کی تکفیر نہیں کی وہ یہ ہے کہ انہوں نے ان کے پیچھے نماز پڑھی اور ابن عمر رضی اللہ عنہ اور دیگر اصحاب رسول نے نجدۃ بن عامر الحروری کے پیچھے نماز پڑھی اور وہ اس سے بات کرتے اس کو فتویٰ بھی دیتے اور اس سے ایسے مخاطب ہوتے جسے کہ ایک مسلم، مسلم سے ہوتا ہے جیسا کہ عبد اللہ ابن عبّاس نے نجدۃ الحروری کو جواب دیا جب اس نے مسئلہ لکھ بھیجا اور حدیث بخاری میں ہے اور جیسا نافع بن الازرق نے مسائل مشہورہ پر جواب دیا

خوارج کافر ہیں

اس کے بر عکس اہل سنت علی اور خوارج کے حوالے سے کہتے ہیں کہ روایات میں ہے کہ ایک گروہ ہو گا یمر قون من الدین مروق السھم من الرمیۃ یہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار کے جسم سے نکل جاتا ہے - یقرءون القرآن لایجاوز حناجرھم یہ قرآن کریم کی تلاوت تو کریں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا - یہاں تک کہ روایت میں ان کو عاد و ثمود بھی قرار دیا گیا ہے

راقم کہتا ہے ان روایات کو خوارج پر ثبت کرنا اہل سنت میں سے بعض کا فکری تضاد ہے کیونکہ کوئی فرقہ دین سے تیر کی طرح نکل گیا تو اس کا شمار پھر اسلام میں کیسے ہو سکتا ہے ؟ اس روایت کو خوارج پر علی رضی اللہ عنہ کے بعض مفرط شیعوں نے لگایا ہے جبکہ علی رضی اللہ عنہ کا عمل اس روایت کی تغلیظ کرتا ہے وہ خوارج کا قتل عام نہیں کرتے نہ وہ ان کو عاد و ثمود قرار دیتے ہیں نہ وہ گھات لگا کر ان کا قتل کرتے ہیں جبکہ آج علماء نے لفظ خوارج کو تکفیر کا متبادل بنا دیا ہے -طاہر القادری امام النووی کے حوالے سے خوارج کا ذکر کرتے ہیں

”آپ ﷺ کا فرمان ہے: ”پس جب تم انہیں پاؤ تو (ریاستی سطح پر ان کے خلاف کارروائی کر کے انہیں) قتل کر دو کیونکہ انہیں قتل کرنے پر اجر ہے۔“

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

خوارج اور باغیوں کے قتال کے وجوب میں یہ فرمانِ رسول ﷺ تصریح ہے، اسی پر علماء کا اِجماع ہے۔ قاضی عیاض نے کہا ہے: علماء کا اس پر اجماع ہے کہ جب خوارج اور دیگر بدعتی و باغی گروہ حکومتِ وقت کے خلاف خروج کریں، جماعتِ مسلمین کی مخالفت کریں اور جمعیتِ مسلمہ کو پارہ پارہ کریں تو انہیں ڈرانے اور نصیحت کے طریقے استعمال کرنے کے بعد (مسلم حکومت پر) ان کے ساتھ جنگ واجب ہو جاتی ہے۔

”یہ سب کچھ اس وقت تک ہوگا جب تک کہ وہ اپنی بدعت کی بناء پر کفر کا ارتکاب نہیں کریں گے، پس اگر ان کی بدعت کفر میں بدل گئی تو اُن پر مرتدین کے احکام لاگو ہوں گے۔ البتہ وہ دہشت گرد جو کافر نہیں ہوتے ان کی وراثت تقسیم ہوگی اور وہ بھی مالِ وراثت پائیں گے اور حالتِ جنگ میں ان کے جان و مال کو کوئی تحفظ حاصل نہیں ہوگا اور مسلم حکومت کے ہاتھوں جو اُن کے مال و جان کا نقصان ہوگا وہ اس کا تاوان بھی طلب نہیں کر سکتے۔“

خوارج کی بدعت کفر میں تبدیل کب ہوئی؟ ان علماء کا اپس میں ہی خوارج کی تکفیر پر اتفاق نہیں ہے

سعودی مفتی بن باز کا کہنا ہے کہ خوارج کفار ہیں

https://www.youtube.com/watch?v=ujaPZSvtBb0

اور فتوی میں کہا

والجمهور على أنهم عصاة مبتدعة ضالون، ولكن لا يكفرونهم، والصواب أنهم كفار بهذا، قوله: يمرقون من الإسلام ثم لا يعودون إليه دليل على أنهم كفار، ولئن أدركتهم لأقتلنهم قتل عاد عاد كفار.

جمہور کہتے ہیں وہ گناہ گار بدعتی گمراہ ہیں ان کی تکفیر نہیں کرتے – ٹھیک یہ ہے کہ کفار ہیں اس قول نبوی کی وجہ سے جس میں ہے کہ اسلام سے نکل جائیں گے واپس نہیں آئیں گے اور یہ دلیل ہوئی کہ یہ کفار ہیں اور اگر ان کو پاتا تو قوم عاد کی طرح قتل کرتا

https://binbaz.org.sa/fatwas/25668/%D9%85%D9%86-%D9%87%D9%85-%D8%A7%D9%84%D8%AE%D9%88%D8%A7%D8%B1%D8%AC

راقم بحث کر چکا ہے یہ روایت خارج عن البحث ہیں - وہ گروہ جس کا اس میں ذکر وہ ذوخویصرہ تمیمی کی نسل سے نکلے گا اور یہ حیات النبی و علی میں نہیں ہوا

عبد العزیز بن باز کا کہنا ہے کہ خوارج کفار نہیں غالی ہیں

https://www.youtube.com/watch?v=T-Mntoq70WA

الخوارج طائفة عندها غلو، مجتهدة في الدين عندهم اجتهاد في الصلاة والقراءة وغير ذلك، ولكن عندهم غلو،

صالح الفوزان سے سوال ہوا کہ خوارج کو کیا بن باز نے کافر کہا تو صالح الفوزان نے کہا میں نے نہیں سنا

https://www.youtube.com/watch?v=JdNj5BcDzhg

صالح الفوزان کا قول ہے خوارج کفار سے نہیں لڑتے تھے مسلمانوں سے لڑتے تھے –سوال یہ ہے کہ کفار کیا دور نبوی میں عرب میں ختم نہیں ہو گئے تھے ؟ سورہ نصر کے مطابق تو مشرک جوق در جوق ایمان قبول کر رہے تھے –

مرتکب کبائر پر خوارج اور محدثین کی تکفیر

صحیح مسلم میں ہے

بين الرجل وبين الكفر والشرك ترك الصلاة

آدمی اور کفروشرک کے درمیان ہے نماز کا ترک کرنا

اس حدیث سے امام احمد، امام اسحاق کا دعوی ہے کہ تارک نماز کافر ہے

صالح المغامسی نے اس کا ذکر کیا ہے

https://www.youtube.com/watch?v=ip_hw8mGEsg

ابن عثیمین نے بھی ایسا ہی قول کہا ہے کہ نماز کو چھوڑنے والا کافر ہے

https://www.youtube.com/watch?v=l1xm6hg3OnA

سعودی مفتی بن باز کا فتوی ہے

الصواب أن من ترك الصلاة فهو كافر وإن كان غير جاحد لها، هذا هو القول المختار والمرجح عند المحققين من أهل العلم

دارالعلوم دیوبند انڈیا کا فتوی ہے کہ نماز چھوڑنے والا کافر نہیں ہے

Fatwa : 398-286/B=3/1440

ایسی کوئی حدیث ہماری نظر سے نہیں گذری کہ جھوٹ بولنے والا کافر ہو جاتا ہے؛ البتہ کبیرہ گناہوں میں سے ایک بڑا گناہ ہے۔ نماز قصداً چھوڑنے والے سے متعلق ایک حدیث آئی ہے کہ : من ترک الصلاۃ متعمداً فقد کفر۔ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ جس نے قصداً نماز چھوڑی اس نے فعلِ کفر کیا۔ یعنی نماز ترک کرنا اور نہ پڑھنا یہ کافروں کا فعل ہے اور مسلمانوں کا فعل نماز پڑھنا ہے یعنی کافر اور مسلمان میں

پہچان یہ بتائی ہے کہ مسلمان نماز پڑھتا ہو اور کافر نماز نہیں پڑھتا ہے۔اس سے کافر نہیں ہوتا، ترک نماز بھی بڑے گناہوں میں سے ایک بڑا گناہ ہے۔

بنوری ٹاؤن کے مدرسہ کا فتوی ہے

اگر کوئی آدمی نماز کو اس اعتقاد کے ساتھ ترک کرتا ہے کہ نماز فرض ہی نہیں تو ایسا آدمی کافر ہے اور توبہ کی صورت میں تجدید نکاح بھی ضروری ہوگا اور اگر کوئی شخص ایسا اعتقاد تو نہیں رکھتا، بلکہ محض سستی کی وجہ سے نماز ترک کردیتا ہے تو ایسا آدمی نماز چھوڑنے کی وجہ سے کافر نہ ہوگا، البتہ فاسق ہوگا، لہٰذا جب کافر نہ ہوگا تو نکاح بھی نہیں ٹوٹا؛ اس لیے اس کی تجدید کی ضرورت بھی نہیں ہوگی۔

اہل سنت کا موقف	خوارج کا موقف
شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة از أبو القاسم هبة الله بن الحسن بن منصور الطبري الرازي اللالكائي (المتوفى: 418هـ) کے مطابق ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ فَهُوَ مُنَافِقٌ» هَذَا عَلَى التَّغْلِيظِ , » نَرْوِيهَا كَمَا جَاءَتْ وَلَا نُفَسِّرُهَا. وَقَوْلُهُ: «لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا ضُلَّالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ» , وَمِثْلُ: «إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ» , [ص:184] وَمِثْلُ: «سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ» , وَمِثْلُ: " مَنْ قَالَ لِأَخِيهِ: يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا " , وَمِثْلُ: «كُفْرٌ بِاللَّهِ تَبَرُّؤٌ مِنْ نَسَبٍ , وَإِنْ دَقَّ» . وَنَحْوُهُ مِنَ الْأَحَادِيثِ مِمَّا قَدْ صَحَّ وَحُفِظَ فَإِنَّا نُسَلِّمُ لَهُ وَإِنْ لَمْ يُعْلَمْ تَفْسِيرُهَا , وَلَا يُتَكَلَّمُ فِيهِ وَلَا يُجَادَلُ فِيهِ وَلَا تُفَسَّرُ هَذِهِ الْأَحَادِيثُ إِلَّا بِمِثْلِ مَا جَاءَتْ , وَلَا نَرُدُّهَا إِلَّا بِأَحَقِّ مِنْهَا احادیث کہ جس میں تین باتیں ہوں وہ منافق ہے تو یہ تغلیظ ہے ہم اس کو روایت کریں گے تفسیر نہیں کریں گے اور قول میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ گردن مارو ایک دوسرے کی	جَواهِرُ التفسير المؤلف : أحمد بن حمد الخليلي عدد الأجزاء : 4 مصدر الكتاب : كوكب المعرفة أخرجه عن ابن مسعود- رضي الله عنه- قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: " سباب المسلم فسوق وقتاله كفر"، وما أخرجه عن أبي هريرة- رضي الله عنه- يقول إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال" لا ترغبوا عن آبائكم فمن رغب عن أبيه فهو كفر"، وما رواه عن أبي ذر- رضي الله عنه- أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول" ليس من رجل ادعى لغير أبيه وهو يعلمه إلا كفر، ومن أدعى ما ليس له فليس منا وليتبوأ مقعده من النار، ومن دعا رجلا بالكفر أو قال عدو الله وليس كذلك إلا حار عليه". ومثل هذا في السنة كثير.. وإن تعجب فعجب ممن ينكر هذا القسم من الكفر بعد ثبوته بالكتاب والسنة، ويشنع على الإباضية بأنهم يقولون به ويلقيهم - بسبب ذلك- في مصاف الخوارج الذين يكفرون أهل التوحيد تكفيرا يخرجهم من الملة. وأنت إذا تدبرت كلام المحققين من المحدثين وغيرهم وجدتهم يصرحون بصحة ما ذهب إليه أصحابنا من تكفير مرتكب الكبائر كفر نعمة لا كفر شرك،وكفى بإمامي المحدثين- البخاري ومسلم- اللذين صرحا في صحيحيهما بهذا الكفر غير مرة ابن مسعود نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اس سے جنگ کرنا کفر ہے اور وہ جس کی تخریج ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے باپوں سے دور نہ ہو جو بے رغبت ہوا اپنے باپ سے اس نے کفر کیا اور وہ حدیث جس کی تخریج إبي ذر رضی اللہ عنہ نے کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی شخص کو اس کے باپ کے سوا کسی اور

اور مثال ہے جب دو مسلمان تلوار لے کر آمنے سامنے ہوں تو قاتل و مقتول جہنمی ہیں اور مثال ہے کہ مسلم کو گالی دینا فسق ہے اور قتل کفر ہے اور مثال ہے کہ جس نے اپنے بھائی کو کافر کہا تو دونوں میں سے ایک پر یہ پلٹے گا اور مثال ہے کہ ... اور اس طرح کی احادیث جن میں سے بعض کی تصحیح کی گئی ہے اور یاد رکھا گیا ہے تو ہم ان کو تسلیم کرتے ہیں اور ان کی تفسیر ہم کو معلوم نہیں ہے اور ہم ان پر کلام نہیں کریں گے اور نہ اس پر جھگڑا کریں گے اور نہ ان کی تفسیر کریں گے بلکہ جیسی ہیں ویسی لیں گے اور نہ رد کریں گے سوائے وہ جو حق ہو	نام سے پکارا گیا اور وہ جانتا ہو تو اس نے کفر کیا ... اور اس طرح کی مثالیں سنت میں بہت ہیں اور اگر کسی کو حیرت ہو تو اس کو تعجب کرنا چاہیے ان لوگوں پر جو کفر کی اس قسم کا انکار کرتے ہیں جبکہ اس کا ثبوت قرآن و حدیث میں موجود ہے اور یہ لوگ اِباضیۃ کو برا کہتے ہیں اور وہ جو ان سے ملے اس سبب سے کہ یہ خوارج کے اوصاف ہیں جو اہل توحید کی تکفیر کرتے ہیں ان کو ملت سے خارج کرتے ہیں اور اگر تم محققین کے کلام پر غور کرو جو محدثین اور دیگر ہیں تو تم کو صراحت مل جائے گی اس قول کی صحت پر جس کی طرف ہمارے اصحاب کا مذھب ہے کہ مرتکب کبیرہ گناہ کفر نعمت کا مرتکب ہے کفر شرک کا نہیں اور اس پر کافی ہے محدثین میں سے امام بخاری و مسلم جنھوں نے صحیح میں با صراحت متعدد بار اس کو کفر لکھا ہے.

اللالکائی نے جمہور اہل سنت کا مذھب نقل کیا ہے دوسری طرف خوارج نے انہی احادیث سے کفر کا فتویٰ نکالا ہے - معلوم ہوا خوارج کے نزدیک گناہ کبیرہ پر مسلمان کی تکفیر کی جائے گی یہی موقف بعض محدثین کا بھی ہے جو نماز ترک کرنے والے کو کافر کہتے تھے مثلا امام احمد -

حنابلہ اس میں اس قدر تضاد رکھتے ہیں کہ ان کے نزدیک ایک شرابی مسلم ہے اور ایک بے نمازی کافر ہے

کتاب فکر خوارج میں وہابی عالم علی محمد الصلابی لکھتے ہیں

(۱)..... اگر کبیرہ گناہ کا ارتکاب کرنے والا شخص کافر ہو جاتا ہے تو اس کا حکم بھی بالکل اسی شخص کی طرح ہونا چاہیے کہ جو (اس آدمی کے علاوہ) ایمان لانے کے بعد کفر بواح کا ارتکاب کر کے مرتد ہو جاتا ہے۔" جو ایمان لانے اور اسلام کو اختیار کرنے کے بعد مرتد ہو جائے تو اس کا قتل نبی کریم ﷺ کے درج ذیل فرمان کے مطابق واجب ہے۔ فرمایا: مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهُ فَاقْتُلُوْهُ ...... جو آدمی اپنے دین (اسلام) کو بدل دے (مرتد ہو جائے) اسے قتل کر دو۔"❷ اور آپ ﷺ کا یہ فرمان بھی ہے:

((لَا يَحِلُّ دَمِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ: اَلنَّفْسُ بِالنَّفْسِ، وَالثَّيِّبُ الزَّانِيْ، وَالتَّارِكُ لِدِيْنِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ.))❸

"کسی مسلمان آدمی کا خون بہانا جائز، حلال نہیں ہے جو اس بات کی گواہی دے کہ: ایک اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔ سوائے تین جرائم کے: اگر کسی مسلمان جان کو قتل کیا تو اس کے بدلے اسے قتل کیا جائے گا اور شادی شدہ زانی کو رجم کیا جائے گا اور مرتد

❶ دیکھئے: شیخ عبدالرحمٰن السعدی کی تفسیر الکریم الرحمٰن: ۱۰۳/۱.

❷ صحیح البخاری، کتاب الجهاد، مع فتح الباری: ۱۴۹/۶.

❸ صحیح البخاری، کتاب الدیات، مع فتح الباری: ۲۰۱/۱۲.

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

آدمی کہ جو جماعۃ المسلمین کو چھوڑنے والا ہو۔"

تو یہ دونوں احادیث اور ان کے علاوہ مرتد کے بارے میں حکم کے دلائل میں دیگر وارد نصوص شرعیہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ: ہر وہ شخص کو جو ایمان لانے کے بعد کفر کا ارتکاب کرے گا اور دوبارہ تائب نہ ہو اس کا حکم قتل کا ہے۔ البتہ قرآن حکیم، احادیثِ صحیحہ اور اجماعِ اُمت کے نصوص اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ: زانی، چور اور زنا کی تہمت لگانے والے کو قتل نہیں کیا جائے گا بلکہ ان پر حدود قائم کی جائیں گی۔

راقم کہتا ہے یہ بات صحیح ہے–

ڈاکٹر صلابی نے مزید لکھا

کے ساتھ یہ اخوت قائم نہیں ہو سکتی۔'' ❶

تو یہ تھے خوارج کے اس نظریہ وعقیدہ کے رد میں اہل السنہ والجماعۃ کے دلائل کہ ان کے ہاں کبیرہ گناہ کا مرتکب کافر ہو جاتا ہے۔ جبکہ اہل السنہ والجماعۃ کے نزدیک کبیرہ گناہ کرنے والا کافر نہیں ہوتا اور آج تک علماء و آئمہ اہل السنہ والجماعۃ کے ہاں یہی عقیدہ بالاستمرار چلا آ رہا ہے۔ ان علماء عظام وآئمہ کرام نے اپنے اس عقیدہ کو اپنی کتب میں پوری شرح و بسط کے ساتھ بیان فرمادیا ہے۔ رحمہم اللہ جمیعاً۔ آیئے اب ہم خوارج کے دیگر عقائد ونظریات کا جائزہ لیتے ہیں۔

تارک نماز کافر ہے کا فتوی دینے والے سلفی علماء اب امام ابو حنیفہ کا موقف اپنانے پر مجبور ہوئے کہ ایمان کم نہیں ہوتا کیونکہ اگر کم ہوتا تو معدوم بھی ہو جاتا جیسا خود سلفیوں نے اقوال درج کیے ہیں کہ فلاں محدث کہتا تھا ایمان ختم ہو جاتا ہے۔ آجکل سلفی اہل حدیث بعض لوگوں کا قول ہو گیا ہے ترک نماز کفر ہے البتہ شراب نوشی گناہ ہے — جبکہ متقدمین محدثین گناہ کبیرہ میں تقسیم نہیں کرتے تھے